پیوستہ حدیث احمدی باید گفت	و ز صدق درود سرمدی باید گفت
خواہی کہ سعادت ابد دریابی	با حق سخن محمدی باید گفت

تحمیدات بیحد و تمجیدات بیعد تعظیمات فراوان و تحیات جاودان نثار بارگاہ احدیت اثیار درگاہ صمدیت خداوند بہر و جہان عاشق معشوق انس و جان مالک ارض و رزاق و دستگیر ہر بینوا

اے آنکہ نداریم بجز تو دگرے	در حال خراب بندگان کن نظرے
نے روز بروزہ ایم نی شب بنماز	بخشائے گناہ ما بآہ سحرے

پس از ادراک عقول و افہام منزہ از شوائب نقص و لواحق اجسام متصف بصفات ازلیہ منعوت بنعوت سرمدیہ مبرّا ز اشباح متصفہ از راح مذکور بانواع لطف و کرم مشکور صاحب آلاء و نعم رحیم بندہ نواز کریم کارساز خالق زمین و زمان مالک مکین و مکان تعالیٰ شانہ

کہ اوسنے جب ہمارا عجز اپنی معرفت اور طاعت سے ملاحظہ فرمایا اور چاہا کہ ان دونون گرانمایہ دولت سے سرفراز فرمائیے تب اپنے لطف عمیم سے حضرت خاتم النبیین سید المرسلین شاہ اسرار قدم ماہ انوار حکم لطیفہ علوم عرفان صحیفۂ رقوم احسان عنوان عہد نامۂ وفا میزبان مہمانخانۂ صفا شمع شب کرامت صبح روز قیامت شفیع گناہگاران دستگیر تباہ روزگاران مطیع حق مطاع خلق مسیح عالم روحانیت کلیم طور نور قربت سفیر ممالک ملکوت دبیر مسالک جبروت صاحب مسند کنت نبیا وادم بین الماء والطین صدر نشین چار بالش وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین نتیجہ مقدمہ لولاک شہسوار میدان افلاک مثنوی

خرگاہ برون زدہ ز کونین	بر در گہ جناب قاب قوسین
ہم حضرت ذوالجلال دیدہ	ہم سر کلام حق شنیدہ
از قربت حضرت الٰہی	باز آمدہ آنچنانکہ خواہی
آوردہ برات رستگاران	از بہر چو ما گناہگاران

سلالۂ اولاد آدم بلکہ فخر ابوت و سیادت آدم نجات نوح وفای خلیل صفای اسمٰعیل دعوت یعقوب صحت ایوب نجات یوسف اجابت یونس تجمیل موسے انجیل عیسے ظہور ہوئے نور حضرت اشعار

چشم گشا نور محمد بہ بین ✣ قاعدۂ دولت سرمد بہ بین

ہر دو جہان پرتو نور رویت ✣ کون و مکان بہر ظہور رویت

نورِ نبی لمعہ نورِ حمد است ✦ لمعہ ہر نور از وے جدا است
نورِ حمد اظہار ازین نور شد ✦ ماتم ہر طالب ازین سور شد

سلطان دار الملک نبوت شہریار ہفت اقلیم رسالت معلم بتعلیم
وَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مکرم بتکریم وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا
احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلےٰ آلہ واصحابہ وسلم کو خلعت اپنی صفتِ
رافت کا پنہا کر ہم پر مبعوث کیا اور آپکی اتباع کو وسیلۂ حصول وصالِ عروۂ وثقےٰ جاہ
وجلال کا فرمایا اور آپکی نعت فیض منقبت سے اپنی حمد کے ساتھ یون آگاہی بخشی
هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ **شعر**
صَلُّوْا عَلَيْهِ بُكُوْرَةً وَّعَشِيَّةً ✦ اَلْفُ الصَّلٰوةِ مَعَ السَّلَامِ وَاَزْيَدُ
اگرچہ آپ کل اسماء صفات الٰہیہ کے ساتھہ متخلق اور متصف ہین پر اوسکی ساتھہ بھی
بعض کے ساتھہ اونمین سے خاصکر نامور اور نامزد ہوے مثال نُوْرٌ حَقٌّ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ وَلِيٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ کے اور سوا اسکے اور یہ چارون نام اول اور آخر اور ظاہر اور
باطن بھی اوسی قبیل سے ہین پس آپکی اولیت اگر بنظر ایجاد دیکھی جاے تو اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ
نُوْرِيْ سے ظاہر ہے اور اگر نبوت سے نظر کیجاے تو كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ سے باہر

گسترده در سرائے نبوت بساط خویش ✦ آدم ہنوز رخت نیاورده از عدم

گویا حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے میرے حبیب سب اسباب سعادت کے تمہارے
پیدا ہونے سے پہلے مہیا کر رکھے تھے پس کیسے بے بہرہ چہوڑتا مین تمکو تمہارے وجود کے بعد اور تمہاری

عبادتون مین مصروف ہونیکے بعد کہ یہہ نعمتین کچھہ تمہاری طاعت اور عبادت کے بدلہ مین نہین ہین یہہ تو میرا احسان ہی بیوجہ تمہارے ساتہہ کہ یہی معنی اجتبا کے ہین اگرچہ اور انبیا بلکہ کل آدمیونکو بہی جو کچھہ دیا ہے وہ اونکے وجود عنصری سے پہلی ہی مگر فرق یہہ ہی کہ آپکی نبوت اور کمالات پہلی عالم ارواح مین ظاہر کیگئے اور اور روحون نے اوس سے استفادہ کیا تہا اور اور انبیا کی نبوت علم الہی مین ہی تہی نہ خارج مین اور حدیث کُنْتُ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ سے صاف معلوم ہوا کہ روح مبارک قبل از وجود باجود نبی تہی یعنی نبوت آپکی ظاہر کیگئی آپکے وجود عنصری کے پہلے ملائکہ اور ارواح مین جیسا وارد ہوا ہی آپکا اسم شریف کا لکہا جانا عرش اور آسمانون اور قصور بہشت اور غرفون اوسکے پر اور سینون حورعین اور پتون درختان جنت اور درخت طوبی اور ابرؤن اور آنکہون فرشتون پر اور بعضے عرفا کہتے ہین کہ آپکی روح مبارک نبی تہی عالم ارواح مین کہ تربیت ارواح کی کرتی تہی جیسا اس عالم مین آپ بجسد شریف مربی اجساد ہوئے اور خلق ارواح خلق اجساد سے پہلے ہے اور اسیوجہہ سے آپکو یعسوب الارواح کہتے ہین آپنے فرمایا کہ مین سب پیغمبرون سے پہلے پیدا ہوا اور سبکے بعد خلق پر بہیجا گیا اور مین سردار اولاد آدم ہون اور یہہ بات کچھہ فخر سے نہین کہتا کیونکہ یہہ فضیلت جو مجھے ملی ہے کچھہ میری حول اور قوت سے نہین جسکا فخر ہو یہہ تو خدا کی دین ہی وہ جسکو چاہی دے یا یہہ مطلب ہے کہ مجہی اس سیادت اولاد آدم پر کیا فخر ہو فخر تو اوس نسبت کا ہی جو خداوند تعالی کی ساتہہ

مجھ پر ہے اوسکی بڑی سرکار ہی میری دیکھی بھالی ہین خوب جانتا ہون جو جو قدرتین
اور عطائین اوسکی ہین تو اونکی مقابلہ مین یہہ کیا ہے جسکا مین فخر کرون آیا اوسکی شان
مکرمت اور میری رفعت مرتبہ محبوبیت تو بہت کچھہ کو مقتضی ہی اور یہہ مطلب بہی
ہو سکتا ہے کہ ان سب تکوین والی چیزونکے ساتھہ مجھے کچھہ فخر نہین درحقیقت فخر میرا
یہین ہے کہ مین احدیت حق مین فنا ہو جاؤن صحیح مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ آپنے فرمایا مین سردار اولاد آدم ہون قیامت کے دن اور یہہ بات ظاہر ہی کہ جب
قیامت مین آپ سبکی سردار ہین تو دنیا مین بطریق اولی اسکے سردار ٹہیرے کیونکہ اثر آپکی
سیادت اور عز و کرامت کا وہان سے ہی اور رہوگا جہان کسیکو مجال دم مارنیکی نہین
سرور القلوب مین ہی کہ او حضرات پیغمبرونکو آپسے وہ نسبت ہے جو صوبون اور وزیرونکو
بادشاہ سے ہوتی ہے اور ظاہر ہی کہ حکم خلیفہ کا اصل کے سامنے نہین رہتا دیکھو
قرآن شریف نے توریت اور انجیل کو منسوخ کردیا اور ہر چند آپ دنیا اور دین دونون مین
سردار اولاد آدم ہین مگر تخصیص روز قیامت کی اسوجہہ سے ہے کہ سرداریکا ظہور قیامت مین
زیادہ ہوگا اور آپ اوس سے فائدہ اوٹھانے مین وہان متفرد اور یگانہ ہونگے سب لوگ
آپہی کیطرف رجوع لائینگے اور آپ ہی کی پناہ پکڑینگے اور سید اوسیکو کہتے ہین جسکی طرف
لوگ اپنے حوائج مین رجوع لائین پس اس مرجعیت مین وہان آپہی ہونگے اور کوئی
اسکا دعوے نکر سکیگا جیسے حق تعالے فرمائیگا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ
الْقَہَّارِ حالانکہ ملک خدا ہی کی ملک ہی دنیا اور آخرت مین لیکن اسوجہہ سے کہ وہان جاکر

اسکے دعوی مٹ جاینگے یہہ دینا ہی تہی جسمین عویدار لوگ اوٹہکہڑے ہوئے تہے اسیطرح
سب لوگ شفاعت مین آخر کو آپہی کی پناہ ڈہونڈہینگے پس آپ آخرت مین بلا دعوے
شرکت سبکے سردار ہونگے آپنے فرمایا مین اول شافع اور اول مقبول الشفاعت ہون
اور اول زمین سے نکلونگا مین احمد ہون اور محمد خدا کا محبوب اور اوسکا پیغمبر انتہی اور
آپکی قبر مبارک سے برآمد ہونیکی یہہ صورت ہوگی کہ اول حضرت اسرافیل زندہ ہونگے
پہر حضرت جبرئیل و حضرت میکائیل و حضرت عزرائیل علیہم السلام اور حضرت اسرافیل
عرش سے صور لیکر بہشت مین جاینگے اور کہینگے ای رضوان بہشت کو آراستہ کر کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم معہ اپنی امت کے یہان تشریف لاتے ہین پہر براق کو زندہ کرینگے
اور اوسکو آراستہ کر کے مع لواء الحمد اور حلہ ہاے بہشتی کی قبر رسول مقبول پر لاینگے
اور آپکو السلام علیک کہکر اوٹہاینگے اور حضرت جبرئیل حلہ ہای بہشتی پیش کرینگے
اسرار الفاتحہ مین ہے کہ آپکے واسطے دو حلہ ایک سبز اور ایک زرد مع تاج کے ہونگے
آپ حلہ سبز کو ازار اور حلہ زرد کو چادر کرینگے اور تاج کراہت سر پر نہ رکہینگے
پوچہینگے کہ ای جبرئیل آج یَوْمُ هٰذَا یہہ کون دن ہے جبرئیل التماس کرینگے
کہ هٰذَا يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَيَوْمُ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ فرماینگے مجہکو کوئی بشارت
سناؤ عرض کرینگے کہ آپکے لئے لواء حمد لایا ہون فرماینگے کہ مین یہہ نہین چاہتا ہون
عرض کرینگے کہ میرے ساتہہ آپکے واسطے تحفے اور سوغات ہین فرماینگے یہہ بہی درکار نہین
التماس کرینگے کہ دوزخ بجہہ ہی ہے اور بہشت آراستہ ہے فرماینگے یہہ بہی مقصود نہین

عرض کرینگے فرشتہ آپکے انتظار مین ہین اور آپ اول شفیع ہونگے اور آپکی شفاعت

قبول ہوگی فرمائینگے یہہ سب سہی لیکن خبر دو مجھکو میری امت کے حال سے کہ وہ

کہان ہی عرض کرینگے کہ وہ ابہی زمین کے نیچے ہی آپ فرمائینگے کہ مجہے خوش نہین آتا

کہ مین زمین پر ہون اور میری امت زمین کے نیچے اور یہہ کہکر لحد مین لیٹ جائینگے

فرمان ہوگا اے میرے حبیب تو سالار سپاہ ہی تو پہلے سالار نکلا کرتے ہین پہر سپاہ

پس آپ وہہ کہڑے ہونگے اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ اسی کا بیان ہی

اور تاج کرامت سر پر رکہینگے کذا فی تفریح الاذکیا۔ اور جب قبر شریف سے باہر نکلین گے

تو اوسوقت ستر ہزار فرشتہ جلو مین ہونگے داہنے ہاتہہ مین حضرت صدیق اکبر کا ہاتہہ

ہوگا اور بائین مین حضرت عمر فاروق کا اور اِس شان و شوکت سے آپ جنت البقیع کو

تشریف لیجائینگے جب وہان کے مردے اپنی قبر سے اوٹہینگے تو پہلے اونکی نگاہ آپ ہی کے

جمال پر پڑیگی زہی قسمت اوس صاحب دولت کی جو اِس نعمت سے مشرف ہو خداوند

کریم اپنے فضل عمیم سے اِس فقیر کو بہی یہہ نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ عنایت فرماوے

روز محشر کہ سر از خواب گران بردارم ٭ برخ آن مہ تابان نگران برخیزم

اور اول آپ ہی بقصد شفاعت سجدہ کرینگے اور اول آپ ہی سر اپنا بفرمان الٰہی

اوٹہائینگے اور مناصب جلیلہ پائینگے اور پہلے دروازہ جنت آپ ہی کہلوائین گے

اور فقرا امت کے ساتہہ بہشت مین تشریف لیجائینگے اللہ تعالیٰ نے معراج مین

وعدہ فرمایا ہے کہ بہشت سب پیغمبرون پر حرام ہی جبتک تم اوسمین نجالو اور سب امتون پر

حرام ہے جب تک تمہاری امت اوسمین داخل نہولے - **شعر**

صلوا علیہ بکورۃ وعشیۃ
الف الصلوٰۃ مع السلام وازید

والآخر یعنی باوجود سابقیت اور اولیت کے آپ بعثت اور رسالت مین آخر بھی ہین
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یہ استدراک مضمون جملہ سابقہ
ماکان محمد ابا احد من رجالکم کا ہے ظاہراً اسکے معنی یہ ہوے
کہ آپکا زمانہ انبیاء سابقین کے زمانہ سے آخر ہے اور آپکے بعد پھر کوئی نبی نہین ہوا
لیکن غور سے اگر دیکھا جاے تو معنی خاتم کے یہان بھی ٹھیک ہوتے ہین
اور انبیا کی نبوت مستفاد ہے نبوت حضرت محمدی سے اور آپکی نبوت عالم اسباب مین
کسی سے مستفاد نہین ہے جیسے نور مہتاب کہ آفتاب سے مستفاد ہے اور آفتاب کسی سے
مستفاد نہین بلکہ اب تو قصہ استفادہ ہی تمام ہو گیا اوسکی کوئی ضرورت ہی نہین رہی
اور جیسے آفتاب کے طالع ہونیکے بعد سے غروب نور شفق تک نور مہتاب اور ستارونکی
حاجت نہین ایسی ہی بعد طلوع اوس آفتاب رسالت کی بقای نور کلام بعض تک
کہ منجملہ آپکے فیوض کی ہے حاجت نور نبوت اور ونکی نرہی کہ بعد اسکے سوا قیامت کے
اور ہے کیا زمانہ کی اگر اور کچھ بقا ہوتی تو کوئی احتمال بھی چل سکتا الظاھر
یعنی آپکے انوار ظاہر ہین اور سب پر چھائے ہوئے ہین اور کسی ظہور کو آپکی ظہور سے
کچھ نسبت نہین الباطن یعنی آپکے اسرار اور اخلاق اور افعال اور خود اوسی

ظہور کی حقیقت کا حال کسیکو دریافت نہیں ہو سکتا حق یہ ہی کہ آپ کمال سیرت مین
طاق تہی اور ہر صورت سی جمال صورت اور حسن خلق مین شہرۂ آفاق اور عظیم تو
آپکی اسما شریفیہ مین ہے اسکے معنی ہین سب سے بڑا ہوا پس آپ خود بہی عظیم تہی
اور آپکا خلق بہی عظیم تہا کیونکہ جب کسی کی صفت عظیم ہوئی تو ذات بہی عظیم ہوگی
پس خلعت خلق عظیم کا سوائے بالائی والائی حضرت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے
کسی پر راست نہ آیا۔ **نظم**

ذات ترا وصف نکو خوئے است	خوئے تو سرمایہ نکو جوئے است
روز ازل دوختہ حکم قدیم	برقد تو خلعت خلق عظیم

اللہ عزوجل فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ بیشک ای پیغمبر
تم بڑے خوش مزاج اور خوش خلق ہو اور ہی یہ کہ جو کمالات اور خوبیان باجمعہا
ذوات انبیا علیہم السلام مین تہین اور ہر نبی مین بسبب تقرب ذاتی اوسکی اون
اخلاق کا ایک حصہ امانت تہا خلاق عالم نے حضرت کو واسطے متخلق ہونیکے
اون سبکے ساتھہ ارشاد فرمایا کہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ
اقْتَدِهْ یعنی سب نبیونکی اقتدا کر اور وصف و سیرت ہر ایک پر مطلع ہوکر اوسکے
اجود اور احسن کو اختیار کر کیونکہ اقتدا آپکی اونکے اصول دینیومین نہی ہے کہ
اوسمین تقلید جائز نہین اور فروع دین مین بہی نہین اسلئے کہ آپکی شریعت ناسخ
سب ملتونکی ہے پس محاسن اخلاق جو اور انبیا مین متفرق تہے سب آپ مین

مجتمع ہوئے اور آپ سب سے افضل اور اکمل ہوئے کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ سے
پوچھا کہ آپ حضرت کے اخلاق سے مجھے خبر دیجیے فرمایا کہ تو دنیا کی سب چیزیں گن دے
عرض کی کہ کون گن سکتا ہے فرمایا حق تعالی نے متاع دنیا کو قلیل اور خلق
محمدی کو عظیم فرمایا ہے جبکہ متاع دنیا شمار مین نہین آسکتی تو آپکے خلق عظیم کا
بیان کس سے ہو سکتا ہے اور حقیقت مین سوا خدا کے اور کون جان سکتا ہے ؎

جز خدا نشناخت کس قدر تو زانکہ	کس خدا را ہمچو تو نشناختہ

عظیم کے معنی علماء تحقیق نے یہ لکھے ہین کہ اگر وہ شے محسوسات سے ہی تو احاطہ حواس
ظاہری سے برتر ہے اور اگر معقولات سے ہے تو عقل اوسکی کنہ ادراک سے قاصر
حکیم ترمذی لکھتے ہین کہ کوئی خلق مین آپکی خلق سے بزرگ تر نتہا کیونکہ آپنے
رکھا ہی کیا تھا سب کچہ تو خدا کو دیدیا تہا بعضے مخاطبات مین آیا ہے کہ پروردگار
عالم نے آپ سے فرمایا کہ مین ہون اور تو اور جو کچہ اسکے سوا ہی مینے تیرے واسطے پیدا کیا
آپنے عرض کیا کہ مین ہون اور تو اور جو کچہ اسکے سوا ہی مینے تیرے لئے چھوڑ دیا
اور یہ ارشاد حضرت صدیقہ کا کہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآنُ آپکا خلق
قران تہا تو صاحب عوارف فرماتے ہین کہ اس بیان مین حضرت ام المومنین نے
ایک سر غامض کیطرف اشارہ فرمایا ہے وہ یہ ہی کہ آپکے اخلاق اخلاق الہیہ ہی
تو تہی مگر ادباً یون فرمایا یہ دلیل آپکی وفور عقل اور کمال ادب کی ہے اور بعضے
کہتے ہین کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جیسے قرآن مین معنی غیر متناہیہ ہین اسیطرح آپکے اخلاق جمیلہ

اور اوصاف جلیلہ بھی غیر متناہی ہین ہر حال مین متجدد ہوتے رہتے تو جہر چہپا
آپکی جزئیات اوصاف کی بعینہ ویسی ہی ہے جیسے کوئی وہ بات کرنا چاہے
جو اوسکے احاطہ قدرت سے باہر ہو یہ حال تو آپکے حسن باطن کا تہا اب حسن ظاہر کی بہی
حال مین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہین کہ آپکا حسن عالم سے نرالا تہا اور
رنگ بدن نہایت روشن جو آپکا وصف کرتا چودہوین رات کے چاند سے
تشبیہ دیتا علامہ قسطلانی فرماتے ہین کہ سب تشبیہات راویون نے اپنی سمجہہ کے
موافق بیان کی ہین ورنہ درحقیقت چاند اور سورج اور آئینہ کو اوس جمال پاک سے
کچہ نسبت نہین عشاق شیفتہ ایسی باتین معشوق کے حق مین کہا ہی کرتے ہین ؎

سرو سہی و ماہ تمامت خوانم	یا آہوے افتادہ بدامت خوانم
زین ہر سہ بگوے تا کدامت خوانم	کز رشک نخواہم کہ بنامت خوانم

جو صباحت اور ملاحت اور لطافت ظاہری اوس حبیب کبریا مین تہی اور سطرح
سب اعضای شریف اور صورت منیف نہایت خوبی اور زیبائی مین تہے
کسی بشر مین نہ دیکہے نہ سنے اور نہ اتنے کمالات پسندیدہ اور خصائل حمیدہ کسی مین
جمع تہے کسی بات مین کوئی آپکا شریک ہی نہ تہا ؎

فَمَا نَظَرَ الْعُیُوْنُ بِمِثْلِ جَمَالِہٖ	وَلَا وَضَعَتْ اُنْثٰی کَمِثْلِ مُحَمَّدٍ
وَلَا شَرُفَتْ اَرْضٌ بِمِثْلِ نِعَالِہٖ	وَلَا سَمِعَتْ اُذُنٌ کَذِکْرِ مُحَمَّدٍ

جمال جہان آرائے نبوی جو اصل خلقت مین تہا اگر وہ تمام و کمال عالم ظاہر مین ہوتا

کسی کو دیکھنے کی تاب نہوتی لکھا ہے کہ جبرئیل امین آپکی خدمت مین بصورت
دحیہ کلبی آیا کرتے تھے صورت اصلی اونکی کسیکو نظر نہ آتی ایکبار حضرت ابن عباس نے
دیکھہ لی تھی آپکی شرف صحبت اور قرابت کی باعث اوسوقت تو محفوظ رہی مگر آخر عمر مین
نابینا ہوگئے اگر حور بہشتی کا ایک کنگن دنیا مین ظاہر ہوجاے اوسکی روشنی نور
آفتاب کو اسطرح چھپاے جیسے آفتاب کی روشنی ستارونکو چھپا دیتی ہے۔
پس صورت محمدی کہ ہزار درجہ صورت جبرئیل اور جمال حور سے روشن تر اور لطیف تر ہے
کیونکر نظر آئے اور اوسکے دیکھنے کی کون تاب لاے آپنے فرمایا مین بھیجا گیا ہون
تا کہ مکارم اخلاق انبیاء سابقین کے حد کمال کو پہونچاؤن براء ابن عازب کہتے ہین
کہ آپ تمام عالم سے زیادہ خوبصورت اور خوش سیرت تھے شیخ ابن حجر شرح شمائل
ترمذی مین لکھتے ہین کہ جو محاسن ظاہرہ حضرت مین مجتمع ہوئے تھے کبھو کسی
انسان مین جمع نہین ہوے کیونکہ محاسن ظاہرہ محاسن باطنہ و اخلاق کریمہ پر دلالت
کرتے ہین اور کوئی شخص حضرت سے کامل تر نہین علامہ قرطبی بعضے علما سے
نقل کرتے ہین کہ تمام حسن حضرت کا اصحاب پر ظاہر نہین ہوا کیونکہ وہ لوگ
طاقت دید کی نرکھتے تھے جیسے خورشید کو قریب سے دیکھہ نہین سکتے اور جو دیکھتا ہے
تو انکھین جھپک جاتی ہین اور دیکھہ نہین سکتا اسیطرح حسن حضرت کو کوئی بار نزدیک سے
مشاہدہ نکر سکتا تھا حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ زنان مصر نے یوسف علیہ السلام کے
دیکھنے سے اپنے ہاتھہ کاٹ ڈالے اگر حسن و جمال میرے محبوب کو مشاہدہ کرتین

تو اپنے دلونکو کاٹ ڈالتین آرے ۵

درحسن تو حیران شدہ صد یوسف مصری	شرمندہ ز لعل لب تو چشمۂ حیوان

اصل یہ ہر کہ آپکے حسن ظاہر اور اخلاق باطن اور تمام امور معاش اور معاد اور سیاست مدن اور تدبیر منزل اور تمام افعال و اقوال ایسی خوبی کے ساتھہ تھے کہ آجتک اونکا مثل نہین بالفرض اور معجزات اگر ظہور مین نہ آتے تو آپکی سچی ہونی گواہی دو گواہان عادل آپکی صورت اور سیرت کی کفایت کرتی ہزارون منکر آپکی صورت مبارک دیکھکر کہتے کہ یہ تو جہوٹونکا سا مونہہ نہین ہے صدہا مخالف آپکے اخلاق اور عادات دیکھکر ایمان لائے اور جو کوئی بنظر انصاف آپکی اخلاق اور عادات مین فکر کرے بے تامل ایمان لاے کہ وہ جناب ایسی لوگونمین کہ بکریان چرانیکے سوا کچھہ نہ جانتے اور عقلاء زمانہ اونہین وحشی سمجھتے پیدا ہوئے اور اونہین مین پرورش پائی اور نہ کبھی طلب علم کو گھر سے باہر نکلے نہ کسی دانشمند کی صحبت مین بیٹھے نہ پڑہا نہ لکھا نہ کسی تادیب اور تہذیب مین کوشش کی بلکہ لڑکپن مین یتیم اور بیکس رہے ساتھہ اسکے ایک کتاب عجیب و غریب فصاحت اور بلاغت اور متانت مین بے نظیر اور تمام علوم اور حکمت کو مشتمل اور مصالح معاش و معاد کو متضمن فصحائے عالم بر تقدیر اجتماع اور اتفاق کے اوسکی ایک سورۃ کے معارضہ سے مجبور رہے خلق پر پیش کر کے بر ملا دعوے کیا لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا ۵

یعنی اگر تمام جن وانس ملکر اس قرآن شریف کی مثل لانا چاہین تو نہ لاسکین اگرچہ آپسمین ایک دوسرے کی مدد کرین سوا اسکے وہ اقسام علوم کہ ایک شمہ اونکا کتب متداولہ مین موجود ہے آپکی زبان فیض ترجمان سے صادر ہوئے آپنے مصالح خلق مین وہ قواعد اور ضوابط مقرر فرمائے کہ کوئی اونکی خوبی سے انکار نہین کر سکتا ظاہر شرع شریف کی تفصیل سے تمام عقلا اور فقہا عاجز ہین تو دقائق احادیث کو کون بیان کر سکتا ہے پس ہر عاقل جانتا ہے کہ یہ کمالات کسب سے حاصل نہین ہو سکتے اور اتصاف ایسے اخلاق اور عادات کیساتھہ بجز تادیب الہی اور تعلیم غیبی کے محالات سے ہے امیرالمومنین حضرت عمر فاروق رضہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کہ ہم لوگونسے کہین باہر نہین گئے اور نہ ہم لوگونسے کچھ آپنے سیکھا اور نہ ہم مین ایسی پھر یہ بلاغت اور فصاحت آپ کہانسے لائے فرمایا کہ مجھکو میرے ربنے ادب سکھایا خوب اچھی طرحسے پس کل اخلاق عظیمہ اور صفات حمیدہ آپکی فطری ٹہری بچپن سے آپ ایسے اخلاق و عادات کیساتھہ مہذب تھے کہ کوئی ہزارون برس کی ریاضت اور مشقت مین ایک شمہ اونکا حاصل نہین کر سکتا یہ محبت ازلی ہی کا کام ہے جسنے روز ولادت سے درپردہ مربی ہوکر ظاہر اور برملا تربیت فرمائی یہانتک کہ سب خوبیان آپکو ملین اور کوئی دقیقہ تہذیب اور تکمیل کا باقی نرکہا اور یہ کمال عنایت پروردگاری اس امت بابرکت پر ہے سبکو چاہیئے کہ کل اخلاق اور عادات مین اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرین اور اتباع سنت ہر کام مین ملحوظ رکہین کہ سعادت ابدی اور دولت سرمدی

حاصل ہو وھُوَ بِکُلِّ شَيْءٍ عَلِیْمٌ آپ جانتے تھے سب شیونات اور احکام اور صفات الٰہی کو اور گھیرے ہوئے تھے کل علوم ظاہر اور باطن اور اول و آخر کو کیونکہ آپ بندہ خاص با اختصاص تھے محققین کہتے ہین کہ ہر بندہ کو ایک اسم سے کسی طرح کی نسبت ہوتی ہے جب وہ نسبت وہبا یا کسبا کامل ہو جاتی ہے تو اوسے اوسی اسم کیطرف اضافت کرتے ہین اور آپکی عبدیت کی اضافت اللہ کی طرف ہے اور اللہ علم ہے واسطے اوس ذات پاک کے جو جامع جمیع صفات کا ہے اوسکی طرف اضافت صریح اسپر دلالت کرتی ہے کہ جیسے اورونکو بعض صفات الٰہیہ سے نسبت ہے ویسی ہی آپکو خود ذات کے ساتھ ہے تو جو کچھ ذات کا ہے وہ آپ ہی کا تو ہے ○

شاہ رسل شفیع امم خواجۂ دو کون مقصود ذات اوست دگر ہا ہمہ طفیل ہر رتبہ کہ بود در امکان بر اوست ختم	نور ہدے حبیب خدا سید انام منظور نور اوست دگر جملگی ظلام ہر نعمتی کہ داشت خدا شد بر او تمام
صَلُّوا عَلَیْہِ بُکْرَۃً وَّعَشِیَّۃً	اَلْفَ الصَّلٰوۃِ مَعَ السَّلَامِ وَ اٰنِیَۃً

اثبات فضیلت میلاد شریف

جانا لبم از ذکر تو خاموش مباد ہر گہ ز فضائلت حدیثے گذرد	یاد تو ز خاطرم فراموش مباد ذرات وجود من بجز گوش مباد

اہر اتیان محمدی حق تعالی فرماتا ہر فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ یعنی ایمان لاؤ اللہ اور رسول کا اور
اوسکی متابعت کرو امید ہر کہ سیدہا راستہ ایمان کا پاؤ پس امید راہ یابی دو چیزونکا
اثر اور نتیجہ ہوا ایک اللہ و رسول پر ایمان لانا دوسرے رسول کی اتباع کرنا پس جسنے
آپکی تصدیق کی اور آپکی اتباع بالتزام شریعت نکی وہ ضلالت مین ہر اگرچہ اصل
ایمان رکہتا ہو لاجرم متابعت آپکی قول و فعل کی ہمپر واجب ہوئی اور کمال ایمان
جو بندہ کو درجہ محبوبیت پر پہونچاتا ہے یہی ہر چنانچہ خود حق تعالے فرماتا ہے
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اس آیت کو
آیت المحبت کہتے ہین ایک قوم نے دعوے محبت حقتعالی کا کیا تہا اللہ نے
فرما بہیجا کہ اے میرے حبیب اونسے کہدو کہ اگر تم خدا کو دوست رکہتے ہو تو میری
متابعت کرو کہ وہ خدا کی محبت اور طاعت کی دلیل ہے اور جب میری اطاعت
کروگے تو خدا کے محبوب اور مقام حبی مین میرے وارث ہوگے پس خدا کی محبت مشروط ہے
آپکی اتباع پر اور مشروط بغیر شرط کے نہین ہوتا اور اتباع محبت کا باعث یہی ہر اور
اوسکی علت بہی تو اتباع محبت کی شرط ہوئی کہ اوسکی نہونے سے محبت کا نہونا لازم
آتا ہے اور محبت کی علت بہی کہ اتباع کا ہونا مستلزم محبت کے ہونیکا ہوا انس بن مالک سے
روایت ہے کہ آپ نے فرمایا مسلمان کامل نہین ہوتا تم مین سے کوئی جب تک مین اوسکا
دوست نہون اوسکی ذات اور مال اور اولاد اور مان باپ اور ساری آدمیون سے

ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کیونکر بزرگی مسلمان ہونیکی حاصل ہوگی
فرمایا رسول کی محبت سے عرض کیا اسکی کیا پہچان ہی فرمایا اختیار کر پیغمبر کی راہ اور
اوسکے کہنے پر چل اور تین بار ارشاد کیا کہ ہرگز اوسکو ایمان کامل نصیب نہوگا
جسکو رسول کی محبت نہوگی اور محبت کاملہ یہی ہے کہ جو کچھ اپنے آپ کو دنیا و آخرت میں
خوش آئے اور جو چیز اپنے نام کی ہو وہ سب محبوب کو سونپ دے اور اپنی خواہشین
اور لذات نفسانی چھوڑ کر اوسی کا ہورہے اور اوسکی رضا جوئی سی سر مو تجاوز نکرے
تب قرب و معیت روحانی محبوب سے مشرف ہو اگرچہ ظاہر مین دور کیون نہ پڑا ہو
اور محبت کئی طرح سے ہوتی ہی ایک دیکھنے سی سو وہ دولت تو ازل سی حضرت صحابہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نصیب ہوچکی کہ وہ نعمت دیدار سے مسرور ہوئی اور جان و
مال سے حاضر حضور رہے بعد اونکی اولیا اور صلحا ہوئے کہ وہ ذکر جمیل سنکر آپ پر
شیدا رہے اور ایک جہان کو آپکا ذکر سنا کر شرف سعادت ایمانی اور ایقانی کا رکھا
جو اس دولت سی نادار رہے اور دلائل کے طلبگار اونکے واسطے کتابین لکھین
رسائل تالیف کیئے اسکا اجر و ثواب جو کچھ اونکو حضرت وہاب جل مجدہ نے دیا ہی
اوسکا وہی دانا ہے ایک مرتبہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جنکی محبت اور
اکرام کا ہمکو حکم دیا گیا ہے وہ کون ہین فرمایا جو مجھپر ایمان لائی اور مجھسے اخلاص رکھتے ہین
پوچھا اونکی علامت کیا ہے فرمایا جو میری محبت ہر محبوب سے مقدم رکھین اور میرا
ذکر بعد ذکر خداوند تعالے کے کرین اور آپکا ذکر تین طرحکا ہے ایک وس قسم کی حالات

اور معجزات ہین جو قبل نبوت ظاہر ہوئے ہین دوسری وہ جو زمانہ نبوت مین پیش آئے
تیسرے وہ جو نبوت کے بعد ہوئی اور قیامت تک اولیاء امت محمدیہ سے ہوتی چلی جائینگے
تو پیش از ولادت شریف اور بعد اوسکے جو حالات اور واقعات گذری ہین انہین کا
مجمع مین بیان کرنا میلاد شریف کہلاتا ہے اور وہ مجمع مجلس میلاد کہلاتی ہے
پس مجلس میلاد شریف جب مناہی شرعیہ اور منکرات سیئیہ سے خالی ہو اور اوسمین
روایات صحیحہ کتب معتبرہ سے بیان کیئے جائین اور بانی مجلس بخلوص نیت
اور حسن عقیدت واسطے محبت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کی
بنا کرے تو وہ باعث ہزاران ہزار حسنات اور برکات کا ہے اسواسطے کہ اس
صورت مین مقصود اصلی ذکر فضائل خیریہ اور فواضل جمیلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
اور خود اللہ تعالی نے آپکی مدح و اوصاف کتب سماویہ مین ارشاد فرمائی ہے اور آپکے
ذکر کو بلند فرمایا گیا قال عز من قائل وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ یعنی ہمنے بلند کیا
تمہارا ذکر اور تمہارا نام دونو جہان مین تمہاری نبوت اور شفاعت سے اور تمہارے
نام کو اپنے نام سے نزدیک کیا اور جمع کردیا تمام عالم علوی اور سفلی کو تمہاری
ثنا اور دعا پر اور اعلان کردیا تمہارے ذکر کو اولین اور آخرین مین اور پہیلادئے
تمہارے مناقب کل جگہہ زمین شرقاً اور غرباً اور آسمان اور عرش اور کرسی وغیرہ مین
اور بہردئے مسلمانونکے دل تمہاری محبت سے کہ سب تمہاری ثنا کرتے اور تمپر درود
بہیجتے ہین اور تمہارے طریقہ پر چلتے ہین اور کوئی فرض فرائض نماز سے نہین

کہ اوسکے ساتھہ سنت نہو پس یہ لوگ فرائض ہین میری تابع ہین اور سنتون ہین تمہارے
اور تمہاری طاعت اور بعیت کو مینے اپنی طاعت و بعیت گردانی اور یاد کرتے ہین
لوگ تمہارے قرآن کو اور اہل معانی اوسکے معانی کی تفسیر کرتے ہین اور واعظین
تمہارا وعظ پہونچاتے ہین ملوک اور سلاطین کو اور فقرا اور غربا تمہارے درپر
کہڑے ہوکر درود اور سلام بہیجتے ہین اور تمہارے روضہ کی خاک کو موہو نپر
ملتے ہین اور تمہارے شہر مدینہ طیبہ کی درو دیوار سے وہ خوشبوئین آتی ہین کہ محبان
صادق شامۂ محبت سے اونہین سونگہتے ہین ابو عبد اللہ عطار کہتے ہین

شعر

بطیب محمد طاب نسیمہا ✦ فی المسک و الکافور و الصندل الرطب

بعضی علما کہتے ہین کہ مدینہ منورہ کی خاک پاک ہین ایک خوشبوی خاص ہے
جو کسی مشک و عنبر مین نہین اور یہ عجیب بات ہے لیکن درحقیقت کچہ عجب نہین

وران زمین کہ نسیمی وزد ز طرۂ دوست ✦ چہ جای دم زدن نافہای تاتاریست

اور اوسکی خاک کو ایسی تاثیر بخشی گئی ہے کہ جو بیمار اپنے بدن پر لگائے
فوراً شفا پائے سید سمہودی کہتے ہین کہ اپنی آنکہہ سے مینے دیکہا کہ
ایک کوڑہی نے مدینہ کی خاک بدن پر ملی بیماری اوسکی جاتی رہی
اور میرے غلام کو سال بہر سے بخار آتا تہا مدینہ شریفہ کی
خاک کے استعمال سے شفا ہو گئی خداوند عالم بطفیل

اپنے حبیب مکرم کے اس فقیر ناچیز کو بھی مدینہ طیبہ پہونچائے غزل

من پا بگل فتادہ ام اے وائے مدینہ	جان برلب و در دل بود دم ہائے مدینہ
اصلا نشکیبد بتماشائے گلستان	سودا زدہ الفت صحرائے مدینہ
سوزم دل عالم چو کشم آہ شرر ریز	جان و جگرم سوختہ سودائے مدینہ
چون مہر منور شود این قلب سیاہم	پرتو فگن آید چو تجلائے مدینہ
دارد شرف آبادی او بر ہمہ عالم	مولائے دو عالم شدہ مولائے مدینہ
شان کرم حضرت حق گشت نسیمش	محبوب الٰہی چمن آرائے مدینہ
از خانہ تن جان حزین آمدہ بیرون	در آرزوی دید مسیحائے مدینہ
یارب برسد زود بدان شہر دل آویز	این قیصر دلرفتہ و شیدائے مدینہ

ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا کہ جبریل ؑ نے ایکدن مجھسے آکر کہا کہ پروردگار عالم بعد سلام کے فرماتا ہی کہ تجھکو معلوم ہی کہ تیرا نام مینے کیونکر بلند کیا آپنے کہا اللہ ہی جانے جبریل ؑ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اذا ذُکِرتُ ذُکِرتَ یعنے جسوقت مین ذکر کیا جاؤنگا تم بھی ذکر کئے جاؤ گے اور موقوف رکھا مینے تمام ہونا ایمان کا تمہارے ذکر پر اور تمہارے ذکر کو اپنا ذکر کیا اس آیہ مین لفظ ماضی مذکور ہی جو مفید معانی استمرار کو ہی یعنے آپکی شہرت دائمی اور استمراری ہی اور وجہہ ایراد اس صیغہ کی یہہ ہی کہ یہہ صیغہ مفرد متکلم کی عظمت پر دلالت کرتا ہی اور عظمت منعم عظمت نعمت کو مقتضی ہی اور لفظ الک

سے بھی اسی مضمون کی تاکید ہوتی ہی گویا ارشاد ہوتا ہی کہ تم اس نعمت عظمی اور دولت
کبری یعنے رفع ذکر کو حقیر نجانو کہ ہم ایسے عظیم المرتبہ تم ایسے مقرب کو حقیر چینینہ
ندینگے اور مقام امتنان ہین اوسے ذکر نکرینگے اور لام لک مین واسطے افادہ معنی
نفع کے ہی یعنے شہرت کبھی آدمی کو ضرر کرتی ہی کہ رجوع خلق اوسی کام سے باز رکھتی ہے
اور کبھی نہ مفید ہوتی ہی نہ مضر جیسا شہرت مجاذیب سے ظاہر ہی سو یہہ شہرت ان دونون
قسم سے علحدہ ہی بلکہ کمال نافع کہ آپکے حال سے جو واقف ہوجاتا ہی وہ آپکی پیروی
کرکے سعادت دارین حاصل کرتا ہی اور اور حضرات انبیاء مرسلین صلواۃ اللہ علیہم
اجمعین نے بھی اپنی امتون سے آپکے مناقب بیان فرمائے ہین اور آپکی ولادت
اور بعثت کی خبر دی ہی کما قال اللہ تعالی وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ
إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ
يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ یعنے اور یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت کو
کہ فرمایا حضرت عیسی مریم کے بیٹے نے کہ اے بنی اسرائیل مین بیشک اللہ کا بھیجا ہوا
تمہاری طرف ہون تصدیق کرنیوالا ہون اوس توریت کی جو میرے دونون ہاتھونکے
درمیان مین ہی اور بشارت دینے والا ہون ایسے رسول کی جو میرے بعد آئیگا
اور اوسکا نام احمد ہوگا اور خود جناب رسالت مآب نے اپنی زبان فیض ترجمان سے
اپنے فضائل حمیدہ اور خصائل پسندیدہ ارشاد فرمائے اور یادداشت کے واسطے
امت کو سکھائے ہین جیسا ابو سعید خدری کی روایت سے مشکوۃ المصابیح مین ہے

پس ہملوگ توزائد مستحق ہین کہ اپنے آقای ولی نعیم رسول اکرم کی مناقب کو یاد کرین اور
باہم ذکر کرکے اور امم سابقہ پر فخر کرین اور اللہ کا شکر کرین کہ ہمکو اوسنے افضل الرسل
کی امت مین بنایا اور بتصدق آپکے ہمارا مرتبہ بڑہایا اور اسمین سب اسلاف
اور اخلاف متفق ہین اور آپکی ولادت کی خوشی عین شکر ہی اون نعماء الٰہیہ کا
جو بتصدق آپکے ہمکو حاصل ہوئے ہین اور شکر ہر نعمت کا واجب ہی اسکے علاوہ
اس محفل مقدس سے یہ فائدہ کتنا بڑا حاصل ہوتا ہی کہ حاضرین مجلس اپنے
مخدوم عالم باعث آفرنیش آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور کمالات جب دریافت
کرتے ہین تو اپنے اعتقاد کو مضبوط کرتے ہین اور ظاہر ہی کہ تمام ضعفاے اسلام ہین
اسقدر خیال کہان کہ اپنے طور پر ادراک فضائل اور مناقب کیطرف توجہ کرین
یا علما کی صحبت مین حاضر ہوکر آپکے فضائل دریافت کرین جس لطف سے کہ اس محفل
اقدس مین سنتے اور دریافت کرتے ہین اور یہ بہی فائدہ بڑا ہی کہ آپکی عظمت اور
سچی محبت اس ذکر شریف سے قلوب اہل اسلام مین منقش ہوتی ہی جو سب پر فرض ہے
اور اصحاب کبار اور اہل بیت اطہار مین بوجہ صحبت و قربت آنحضرت کے یہ سب کچہ
بدرجہ کمال حاصل تہا اونکو اسکی ضرورت ہی کیا تہی کہ اسکے حاصل کرنیکے واسطے
ذریعہ ڈہونڈہتے باانیہمہ اسکا شمہ اوس زمانہ مین بہی تہا چنانچہ حضرت خود حسان
بن ثابت کے واسطے منبر کو قایم فرماتے تہے اور وہ اوسپر چڑہ کر لوگون کو حضرت کے
فضائل سُناتے تہے اور خود آپکا مجمع اصحاب مین اپنے فضائل وسوانح اوقات ارشاد فرماتا کہ

کہ حاضرین وقت انبیای سابقین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے فضائل بیان کرتے تہے اور حضرت کا
کچہ ذکر نہ تہا اور حرف تنبیہ کے ساتہ اون لوگونکو اپنے مناقب سے مطلع فرمانا حبس سے
بذاتہ آپکے ذکر شریف کی تاکید معلوم ہوتی ہی ثابت ہی کما فی المشکوٰۃ عن ابن عباس
اور ایکبار مجمع اصحاب کبار مین حضرت نے منبر پر چڑہ کر اپنے فضائل ارشاد فرمائے ہین ایضاً
کما فی المشکوٰۃ عن ابن العباس پس اگر چند مسلمان ایک جگہ پر جمع ہون اور کوئی متدین
بلند مقام سے حضرت کے فضائل و ما یتعلق بہا بیان کرے تو اسمین کوئی حرج
نہین جلد سوم مجموعۃ الفتاویٰ مولوی عبد الحی صاحب مغفور مین ہی کہ خاص اس
طریقہ سے ذکر ہر چند زمانہ آنحضرت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مین نہ تہا لیکن چونکہ
یہ طریقہ خیر ہی اور کسیطرح موجب گناہ کا نہین اور شرع مین اجتماع لوگونکا فرحت
و سرور کے لئے آیا ہی اور یہی کبہی حضرت بلال حسب امر رسول مختار برگزیدہ غفار
کوچہ و بازار مین اطلاع وعظ و بیان آنحضرت علیہ السلام کے کرتے تہے لہٰذا
اہل شرع اسکی اجازت دیتے ہین اور اسکو بدعت مندوبہ لکہتے اسکا کرنیوالا مثاب
و ماجور ہی قال النبی علیہ السلام مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا
وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا انتہیٰ بقدر الضرورت اور جلد دوم کے صفحہ ۱۷۳ مین ہی کہ غرض
احادیث متکثرہ سے جو دقائق مختلفہ مین وارد ہین یہہ امر ثابت ہوتا ہی کہ خوشی کیوقت
کہانا کہلانا یا تقسیم طعام کرنا یا اور کوئی چیز تقسیم کرنا جائز ہی اور اوسکا کہانا ہر امیر
و فقیر کو مباح ہی انتہیٰ مگر سامعین کو ایسی جگہ اسکا اہتمام ضرور ہی کہ صلوٰۃ اور سلام سے

رطب اللسان رہین کہ مستحق عطیات الٰہی اور مستوجب درجات نامتناہی کے ہون
ورنہ عقوبات شدیدہ اور وعیدات صحیحہ واردہ کے مورد ہونگے آپنے فرمایا کہ
جو کوئی ہین اوسکے روبرو ذکر کیا جاؤن اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے تو اوسنے مجھپر
ظلم کیا اور یہہ بھی فرمایا ہی کہ اگر اس حال ہین مرا تو دوزخ ہین جائیگا اور وہ شخص
بدنصیب ہی جسکے سامنے ہین ذکر کیا جاؤن اور وہ مجھپر درود نہ پڑہے مدارج النبوت
ہین ہی کہ یہہ خیال نکرنا چاہیئے کہ مجلس ہین جب نام اقدس ہی آئے تب درود
پڑہنا چاہیئے بلکہ آپکے حالات کا اگر بیان ہو گو وہان تصریح نام مبارک کی نہو
تو بھی درود پڑہنا چاہیئے ہر چند علمانے موضوع مسئلہ کا ذکر اسم شریف کو کہا ہی
اور تخصیص دوشنبہ کے دنکی اس محفل پاک کے انعقاد کے لیئے بھی استحسان سے
خالی نہین مواہب لدنیہ ہین لکہا ہی کہ حقتعالیٰ نے دوشنبہ ہین جو یوم ولادت
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہمارے واسطے تکلیف عبادت کی بھی نہین
رکھی ہی جیسے جمعہ ہین ہی یہہ سب کرامت اوسکے حبیب کی ہی کہ بسبب اپنی
عنایت خاصہ کے آپکی امت سے تخفیف فرمائی اور کیونکر نہو کہ آپ تو
رحمت ہین سارے جہان کے لئے صحابہ نے آپسے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
آپ پیر کے دن ہمیشہ روزہ رکھتے ہین فرمایا یہہ وہ دن ہی کہ ہین اوسی دن
دنیا ہین آیا اور اوسی روز مجھکو نبوت ہوئی اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ قَتَادَۃَ
اَلْاَنْصَارِیِّ اور امام احمد نے مسند ہین حضرت ابن عباس سے روایت کی ہی

کہا حضرت ابن عباس نے کہ پیدا ہوئے حضرت دوشنبہ کو اور نبی ہوئے دوشنبہ کو
اور مکہ سے ہجرت کی دوشنبہ کو اور آپکی وفات ہوئی دوشنبہ کو بخاری مین حضرت
عائشہ سے روایت ہی کہ کہا اونہون نے کہ داخل ہوئی مین حضرت ابی بکر پر
اونکے مرض الموت مین پس مجھہ سے پوچھا اونہون نے کہ کس دن وفات پائی
رسول اللہ نے مینے کہا دوشنبہ کو پھر پوچھا کہ آج کون دن ہے مینے کہا دوشنبہ
کہا اللہ سے امید رکھتا ہون کہ آج ہی رات کو مین وفات دیا جاؤن
فَلَمْ یَتَوَفَّ حَتّٰی اَمْسٰی مِنْ لَیْلَةِ الثُّلٰثَاءِ وَدُفِنَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ الحدیث کہا
قسطلانی نے شرح بخاری مین کہ امید رکھتے تھے صدیق اکبر دوشنبہ کے وفات کی بقصد تبرک اور حصول خیر
اسلئے کہ اوسمین آنحضرت وفات دئے گئے پس اوس دنکو ایک زیادتی ہی اپنے اور دنو پر اس اعتبار سے انتہی شعر

صَلُّوْا عَلَیْهِ بُکْرَةً وَّعَشِیَّةً ✤ اَلْفَ الصَّلٰوةِ مَعَ السَّلَامِ وَاَزْیَدَ

فضائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اے عاشقان فضائل احمدی واے مشتاقان خصائل محمدی جو رفعت قدر اور علو مرتبت
اور حفظ آداب تمہارے بادشاہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صراحتًا اور کنایةً
پروردگار عالم نے اپنے کلام پاک مین بیان فرمائے وہ ارشاد دلیل واثق اور شاہد صادق
اس بات کی ہی کہ کوئی شخص ایسا جامع صفات اور کمالات عالم غیب سے عرصۂ ظہور
مین نہین آیا اور کسیکو آپکی برابر بزرگی نہین ملی حق یہہ ہی کہ جنکا مداح حقتعالی آپ ہو
تو انسانکی کیا طاقت ہے جو کچھہ بھی کہہ سکے آرے شعر

محمد ہے نبی ممدوح ذاتِ کبریائی کا ∴ کرے بندہ گر اوسکی مدح دعوی ہی خدائی کا

اللہ جل جلالہ فرماتا ہی وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ
یعنی تمہارے دل نازک پر جو بوجہہ اُمت کے گناہونکا تہا وہ ہمنے اوتار لیا آپ تمکو ایمن
کیے دیتے ہین اونکے عذاب کرنیسے بلکہ یہہ کہہ دیتے ہین کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ
وَاَنْتَ فِيْهِمْ یعنے حقتعالی سے یہہ نہین ہوگا کہ اونکو موںہہ مانگا عذاب دے
جبتک ای رحمت عالم تم اونمین ہو مسلمانو خوش ہونیکا مقام ہی کہ جب وجود آپ کا
سبب دفع عذاب مشرکان اور ارباب جحود و طغیان ہی تو نسبت اہل ایمان اور
اصحاب عرفان کے کیا پوچہنا ہی نقل ہی کہ جب یہ آیۃ نازل ہوئی تو آپ محزون ہوئے کہ
جسوقت مین نہونگا تو انپر عذاب نازل ہوگا تب یہ آیۃ نازل ہوئی کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ اللہ اونپر کاہیکو عذاب کریگا جبکہ وہ استغفار
کیے جاتے ہین یعنے آپکی برکت سی تو عذاب اٹکا رہا تہا آپ جبتک گنہگار نادم رہے
اور توبہ کرتا رہیگا پکڑا نجائیگا اگرچہ بڑے سے بڑا گناہ ہو حضرت نے فرمایا کہ گنہگارون کو
دو چیزین پناہ ہین ایک میرا ہونا دوسرے استغفار کرنا اور آپکی اتباع کا للہ قول و
فعل مین یہ بہی آپکی بقا ہی ہم مین اور اوس جہان مین قبول شفاعت کا وعدہ
فرمایا تفسیر معالم التنزیل مین عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ آپنے
فرمایا اللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ اور رونے لگے حقتعالی نے حضرت جبریل کو فرمایا
کہ میرے محبوب سے کہو کیون روتے ہو وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

ہم تمہین امت کے بارہ مین راضی کر دینگے اور جو کچھ کہو گے وہی کرینگے مدارک مین ہی کہ اسکے آیتہ
نازل ہوتے ہی آپنے فرمایا کہ مین راضی ہی نہونگا جبتک ایک بہی میری امت والا
دوزخ مین رہیگا مسلمانو یہہ ارشاد پروردگار جل وعلی کا اپنے حبیب سے کہ ہم تمکو
اتنا کچہ دینگے کہ تم راضی ہوجاؤ گے اسکا بیان حد وحصر سے خارج ہی کون جان سکتا ہے
سوائے آپکے شفاء قاضی عیاض مین بعضے اہلبیت نبوت سے روایت ہی کہ کوئی
آیت قرآن مجید مین اس سے بڑہکر امید والی نہین کیونکہ آپ رضی نہونگے کہ کوئی
امتی آپکا دوزخ مین جاے اور فرق اس آیتہ اور آیتہ لاتقنطوا من رحمۃ اللہ
مین یہہ ہی کہ وہان حصر ہی مغفرت گناہونپر اور یہان امید رفع درجات اور
حصول مراتب کی بہت ہی کہ آپ رضی ہی نہونگے کہ ایک بہی فقراء امت سے
پست مقام مین شکستہ خاطر رہجاے اور یہہ کچہ مرتبہ رضا وتسلیم کے مخالف
نہین اس لیئے کہ حدیث شفاعت مین ہی کہ آپ گنہگارونکی بترتیب شفاعت فرمائین گے
یہانتک کہ وہ لوگ رہ جائین گے جنمین رائی بہر سے زائد ایمان نہوگا تب خداوند کریم
فرمائیگا کہ یہہ میرے خاص لوگونمین سے ہین میرے سوا انکی کون خبر لیگا پس بخش
دیئے جائینگے اور آپکی شفاعت سے دوزخ سے نکالے جائین گے اور ظاہر ہی
کہ شفاعت بغیر خداوند تعالی کی اجازت اور رضامندی کے نہوگی اور اللہ تعالی نے
آپکو اجازت دی ہی شفاعت کی بمقتضاے اپنے وعدہ کے یا آپکے رضامند فرمانے کے
تو سوا مخلدین فی النار کے اور دوزخ مین کون رہیگا یہہ تو مقرر امر ہی کہ گنہگار لوگ

دوزخمین دوام کے ساتھہ نہین رہنے کے اور اس روایت مین دو مطلب ہین ایک
یہہ کہ آپ راضی نہونگے کہ آپکی امت مین سے کوئی دوزخ مین آئے دوسرے یہ کہ
آپ راضی نہونگے کہ آپکی امت مین سے کوئی دوزخمین رہ پڑا رہے اور یہی مقصود ہے

امت ہمہ جسم اند توئی جان ہمہ ✤ ایشان ہمہ آن تو و تو آن ہمہ
خوشنودی تو جست خدا تو بحشر ✤ خوشنود نئی مگر بغفران ہمہ

اسرار الفاتحہ مین لکھا ہی کہ شب معراج مین حضرت کی ہزار حاجتین روا ہوئین مگر ایک
حاجت کہ آپنے عرض کیا کہ الٰہی قیامت کے دن امت کا حساب میرے ہی ہاتہ رہے
ارشاد ہوا کہ مقصود تیرا یہی ہی کہ تیری امت کی برائیونپر کوئی غیر شخص خبردار نہو تو اے محمدؐ
مین جو جانتا ہون وہ تجکو معلوم نہین اگر تیرے ذمہ امت کا حق مقرر ہی تو تجکو اوسکی
ادا کی قدرت نہین اور اگر امت کے ذمہ پر میرا حق ہی تو اونکو اوسکی ادا کی طاقت نہین پس یہی
مناسب ہی کہ اونکا حساب میرے ہاتہ رہنے دے کہ اگر میرے ذمہ اونکا حق ثابت ہے
تو بہشت میری ملک ہی مین اونکو دونگا اور اگر اونکے ذمہ میرا حق ثابت ہی تو رحمت
اور مغفرت میری شان ہی مین اونکو دامن رحمت مین لونگا اے میرے حبیب مجھے
قسم ہی اپنے عزت اور جلال کی کہ اگر تیری امت کو مین بقدر رحمت نہ دیتا تو قیامت
کیدن اونکا حساب لیتا تیری امت کا حساب اس عنوان پر ہوگا جیسے باپ
مہربان اپنے بیٹے نادان سے باتین کرتا ہی گو باپ خوب جانتا ہی جو کچہ بیٹے کے
ہاتہ مین ہی پر گستاخ کرنیکو پوچھتا ہی کہ تیرے ہاتہ مین یہ کیا ہی اہل لطائف نے

فرمایا ہی کہ نبی اور امت مین ایک نسبت ہی کہ وہ نبی اس امت کا نبی ہی اور یہ امت اوس نبی کی امت ہی جب ایک نسبت تہی رحمت کو مقتضی ہوئی کہ اپنی اولاد پر نبی نے امت کو اختیار کیا پہر کیا کہنا چاہیے جہان کتنی نسبتین ہون اور یہ بیچ بندون اور حق جل وعلا مین متحقق ہی جیسے خالقیت اور مخلوقیت رازقیت اور مرزوقیت ربوبیت اور مربوبیت محبیت اور محبوبیت وغیرہ یہہ نسبتین بطریق اولی مقتضائے رحمت پروردگار کو بہ نسبت امت گنہگار کے متحقق ٹہرائین گے اب گویا حقتعالی فرماتا ہی کہ اے میرے حبیب اگر تمنے اپنی اولاد پر امت کی شفاعت کو مع دا شفاعتی لاہل الکبائر اختیار کی ہی تو مینے تیری امت کو اپنی رحمت دی ہی اگر تم اونکو دوست رکہتے ہو کہ وہ تمہاری امت ہین تو مین اونکو کیونکر نہ بخشونگا کہ وہ میرے مطیع الخدمت ہین اے میرے حبیب ہر چند امت تجھکو ناراض و خفا کرتی ہی پر تو سا تہہ ایک جزو رحمت متناہی کے اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون پڑہتا ہی یون ہی تیری امت ہر چند مجھکو بیزار و خفا کرتی ہی لیکن مین ساتہہ سو جزو رحمت غیر متناہی کے اگر امۃ مذنبۃ ورب غفور پڑہنے لگون تو کیا بعید ہی اری

یارب تو کریمی و رسول تو کریم ✤ صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

لکہا ہی کہ عرصات قیامت مین جب نامہ اعمال گنہگارون کے ایک پلہ مین رکہین گے تو معاصی طاعات پر غلبہ کرینگے اور گنہگار سر خجالت جہکا کر منتظر عذاب اور نکال ہونگے اوسوقت حقتعالی کی درگاہ سے فرشتون کو ارشاد ہوگا کہ اے

مقربان بارگاہ میرے بندونکی امانت جو زیر عرش رکھی ہی اوسے لے آؤ چنانچہ
وہ پرچہ کاغذ جسمین لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوگا فرشتے حضور مین
لائینگے اور اوسکو پلہ طاعت پر رکھینگے وہ پلہ گناہون کے پلہ پر غالب
ہو جائیگا لطیفہ قیامت کے دن شیطان رجیم گدایان امت محمدی کو کہ ہر ایک
یوسف وقت ہوگا کھے گا کہ انکو گرگ معاصی اور زلات نے ہلاک کردیا ہی
اور پیراہن توحید انکا خون عصیان سے آلودہ ہی اوسوقت حضرت عزت سے خطاب
ہوگا کہ اے ملعون اگرچہ پیراہن توحید انکا خون عصیان سے آلودہ ہے
مگر توحید تو باقی ہی تو آلودگی گناہ دیکھتا ہی اور رحمت میری توحید پر ناظر ہی
حضرت یعقوب نے پیراہن یوسف دیکھکر کہا لَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ میری رحمت نے
پیراہن توحید درست دیکھا فرمایا لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ حضرت یعقوب نے
اولا پیراہن دیکھکر فریاد کی یَآ اَسَفَاہ اور درست دیکھا تو کہا یَا بَنِیَّ اذْھَبُوْا
فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ اسیطرح جب بندہ نے اپنے نفس کو آلودہ زلات و معاصی
سے دیکھکر فریاد کی کہ وَاحَسْرَتَا عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ پہر جب توحید اور معرفت
سلا ہوا دیکھا تو امیدوار ہوکر بولا یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ عزیزو اگرچہ گناہ حد سے بڑہ گئے مگر فتوی
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ کا سب گنہگارون کے واسطے کافی ہے اور
لَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ سب مفلسون کے لئے وافی بخشنے والا موجود ہی

پہر اس کا ہیکا اگر تم خرابات ہو جس مین مبتلا ہو تو ملائکہ معصومین مصلاے قدس پر بیٹھے
تمہارے لئے استغفار کرتے ہین کہ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ اور جو گناہون مین
آلودہ ہو تو دریاے کرم تمہارے پاک کرنیکو بہرے ہین اس سے زیادہ بہی لطف
و کرم کہین دیکہا اور سنا ہی کہ تم ظلم کرتے ہو اور دہر سے فضل ہوتا ہی اِنَّ رَبَّكَ
لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ بیشک اللہ بخشنے والا ہی لوگونکو اونکے ظلمون پر جبکہ
عتاب کرتے ہین تو سو بار مہربانی فرماتے ہین کبہی فرماتے ہین نَبِّئْ عِبَادِيْ اَنِّيْ
اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ میرے بندون سے کہدو کہ مین بخشنے والا مہربان ہون اِنَّ اللّٰهَ
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا بیشک اللہ سب گناہ بخشدیگا وَكَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ
تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت ٹہرالی ہی اور پہر یہہ بہی ہی کہ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ
میری رحمت ہر چیز کو گہیرے ہوئے ہی آپ فرماتے ہین کہ خدا کی رحمت سو حصہ ہے
ایک حصہ اوسکا دنیا مین ہی اور ننانوے حصہ آخرت مین کسی لڑائی مین ایک لڑکا
قید ہو آیا تہا اور وہ دہوپ مین کہڑا تہا اوسکی ماں نے خیمہ سے دوڑ کر گود مین
اوٹہا لیا اور چہاتی سے لگا لیا حضرات صحابہ یہہ دیکہکر بیچین ہوئے آپنے فرمایا کہ اللہ تیرے
اس سے زیادہ مہربان ہی یہہ سنکر سب اتنے خوش ہوئے کہ کبہی نہوئے تہے مسلمانو
یہہ سب دولت آپکے اتباع کا ثمرہ ہی اوسکے حاصل کرنیکی کوشش ضرور ہی اور یون
اپنے آپکو پیرو جاننا اور بات ہی اور حقیقت مین پیرو ہونا اور بات حقتعالی اپنے محبوب کے
پیروونکی صفت خود فرماتا ہی فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ

الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۚ اَلَّذِيْنَ
يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ قریب ہی کہ مین اونکے لئے لکھون
جو پرہیزگاری کرتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین اور ہماری آیتون پر ایمان لاتے ہین
وہ لوگ جو رسول نبی امی کی پیروی کرتے ہین یہ لقب شریف دلیل ساطع اور
برہان قاطع ہی آپکی نبوت پر کہ باوصف امیت کے آپنے انواع علوم زبان مبارک سی
بیان فرمائے کہ ماہر علم حدیث پر بخوبی روشن ہی اس لقب مین یا نسبت کی ہے
یعنے منسوب بہ ام گویا آپ اصل ولادت پر ہین نہ پڑہا نہ لکھا یا منسوب بہ ام القریٰ
کہ نام مکہ کا ہی یعنے مکی یا منسوب بہ ام القرآن کہ نام سورۂ فاتحہ کا ہی یعنے وہ شخص
جسپر سورۂ فاتحہ نازل ہوئی یا منسوب بہ ام الکتاب کہ لوح محفوظ ہی یعنے اپنی
نہ کسی سے لکھا نہ پڑہا بلکہ سارا علم لوح محفوظ سے حاصل کیا ؎

نگار من کہ بہ مکتب نرفت و خط ننوشت ✤ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ اہل عرب اصل اور منشاء کو ام کہتے ہین جیسے مکہ شریفہ کو
ام القریٰ کہ وہ مبدا اور منشاء کل شہرونکا ہی تو حضرت کو اصل کے ساتھ منسوب
کیا معلوم ہوا کہ آپ اصل تمامہ موجودات اور اول جملہ مکنونات ہین اور نکتہ لولاک اسکا موید ہے ؎

تو اصل وجود آمدی از نخست ✤ دگر ہرچہ موجود شد فرع تست

رہی یہ بات کہ آپنے باوجود امی ہونیکے اپنے دست مبارک سے بطور اعجاز کے
کچھ لکھا بھی ہی یا نہین بعضے نفی اور بعضے اثبات کرتے ہین واللہ اعلم

اے گنہگاران امت تم اپنے پروردگار کی عنایتونکا شکر ادا نہین کرتے ہو اور نہ اوسکا
کہا مانتے وہ فرماتا ہی کہ نماز پڑہو تم نہین پڑہتے وہ کہتا ہی کہ روزہ رکہو تم نہین رکہتے اور اوس سے
بڑی شرارت یہ ہی کہ تم اپنے قصور کا اقرار ہی نہین کرتے اور یہی جانتے ہو کہ خدا
ارحم الراحمین ہی ہم جتنی نافرمانیان اور گناہ کرینگے وہ اپنی رحمت سے ہمین بخشدیگا یہ
سب سہی مگر وہ قہار مطلق بہی ہی اوس سے زیادہ کسیکی پکڑ سخت نہین جو وہان
احوال اور شدائد سے واقف ہین وہ تمام دنیا کی عیش و عشرت کو اونسے نجات
پانیکے لیے چہوڑ دینا سہل سمجہتے ہین سچ یہ ہی کہ آدمی کو اوسکی نادانی نے دہوکا
دیا خدا کے کرم پر تو بہروسا کیا اور اوسکے قہر اور انتقام کا کچہ اندیشہ نکیا حدیث
مین ہی کہ آپنے فرمایا کہ احمق وہ ہی جسنے اپنی خواہش کی پیروی کی اور خدا سے
آرزو بخشش کی رکہے جناب امیر فرماتے ہین کہ الٰہی بہت لوگ تیری ستاری سے
مغرور ہین اور بہت تیرے احسان کے استدراج مین گرفتار ہین تو کریم بہی ہے
اور قہار بہی اور حلیم بہی ہے اور منتقم بہی شعر صَلُّوا عَلَیْہِ بُکُورَۃً وَّعَشِیَّۃً
اَلْفَ الصَّلٰوۃِ مَعَ السَّلَامِ وَاَزْیَدَا اے امتیان محمدی فضائل اور خصوصیات
تمہارے مولیٰ اور پیغمبر کے یون تو بہت سے ہین پر سب سے بڑی فضیلت اور خصوصیت
آپکی یہہ ہی کہ آپکو دنیا ہی مین مغفرت کی خبر دیگئی لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ تمہارے اگلے پچہلے گناہ سب معاف ہین تم بے تردد
اپنی امت کے حال زار پر متوجہ رہو اور اونکی شفاعت اور بلندی درجات مین

کوشش کرو ظاہر ہی کہ باقتضاے بشریت ہر شخص کو اپنا خیال حال و آل ہوتا ہی تو
بمضمون صدق مشحون نزدیکان رابیش بود حیرانی آپکے دل فیض منزل کو بھی کیا کچہ
خیال نہو گا لہذا خداوند تعالیٰ شانہ کو اتنا بھی تعلق آپکا گوارا نہوا اور اوسکے ساتہ اس
صراحت کی بھی تخصیص آپ ہی کو فرمادی **شعر**

اللہ رے حسن رخ نیکوئے محمد ✦ ہے چشم خداوند جہان سوئے محمد

حضرت ابن عباس کہتے ہین کہ خداوند عالم نے آپکو کل آسمان والون اور نبیون پر
فضیلت دی آسمان والونسے فرمایا کہ وَمَن يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىٓ اِلٰهٌ مِّنْ
دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ اور آپسے فرمایا کہ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ
فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ
پس آسمانوالے معرض خوف مین ہین اور آپ مغفور اور مامون اور انبیا علیہم السلام سے
حکم ہوا کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ آپسے ارشاد ہوتا ہے
کہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ شیخ عزالدین بن عبدالسلام اپنی کتاب
نہایۃ السئول فیما سنح من تفضیل الرسول مین فرماتے ہین کہ خداوند عالم نے ہمارے
حضرت کو کل نبیون پر بہت وجہونسے تفضیل دی ہی ایک یہ کہ خبر دی آپ کو
مغفرت ذنوب کی اور کسی نبی کو یہ خبر نہین دیگئی اسی لیئے جب اونسے شفاعت
طلب ہوگی تو وہ اپنی لغزشین یاد فرما کر اوس مقام کی ہیبت سے شفاعت پر
اقدام نفرمائینگے جب خلقت آپکے پاس آئیگی تو آپ فرمائینگے

کہ یہہ تو میرا کام ہی ہے حقتعالی نے اس سورۃ مین پہلے فتح مبین کو آپکیواسطے
ثابت کیا اوسکے بعد مغفرت ذنوب کو پھر اتمام نعمت کو پھر اثبات ہدایت کو
پھر نصرت عزیز کو پس یقین ہوا کہ یہان مقصود اثبات گناہ ہونیکا نہین بلکہ مطلوب
اونکی نفی ہی تمامئہ فضائل اور کرامات اور برکات اس آیتہ مین داخل ہین اور
ساری خصوصیتین نعمتونکی اور عمومات اونکے مجملاً اسمین مندرج ہین ابن عطا
کہتے ہین کہ اس سورۃ مین آپکے لیے نعماے متعددہ جمع ہین فتح مبین جو نشانی
اجابت سی ہے مغفرت جو علامتون محبت سی اتمام نعمت جو آثار اختصاص سے ہے
ہدایت جو آثار ولایت سی پس مغفرت سی مراد آپکی تنزیہہ ہی کل نقائص اور عیوب سے
اور اتمام نعمت آپکی تبلیغ ہی درجہ کاملہ کی اور ہدایت آپکی دعوت ہی مشاہدہ حق
کی اور بلند کی اللہ نے شان آپکی اوس چیز سے جس سے بڑہکر قرب مین
کوئی مرتبہ نہین اور اس خصوصیت مین ایک تخصیص اور بہی ہی وہ یہہ کہ خداوندکریم نے
اور انبیاء کے غفران کو جہان ذکر فرمایا ہی وہان جو زلت اور خطا اونسے واقع
ہوئی تہی وہ بہی ذکر فرمائی ہے اور آپکے ذنوب گذشتہ اور آیندہ کے
غفران کا ذکر تو کیا پر یہہ نفرمایا کہ وہ تھا ہی کیا آپ سے
میان عاشق و معشوق رمزیست ❊ کراما کاتبین راہم خبر نیست
اہل تفسیر اس مقام پر معانی مختلفہ بیان کرتے ہین حضرت ابن عباس فرماتے ہین
کہ اسکا مطلب یہہ ہی کہ ہمنے بخشے گناہ تمہارے بر تقدیر وقوع اور فرض اونکے

ساتھہ امکان عقلی کے نہ ساتھہ وجود فعلی کے اور صواب یہہ ہے کہ یہہ کلمہ تشریف ہے
یہان کوئی گناہ ہی نہین اور بعضے محققین نے فرمایا ہے کہ مغفرت سے مراد
یہان عصمت ہی یعنی اللہ نے آپکو عمر گذشتہ و آیندہ دونونمین معصوم رکہا
اور یہہ قول نہایت مقبول ہے اسکو اہل بلاغت اسالیب قرآنی مین کہتے ہین
ظاہرا یہہ تشریف ویسی ہے جیسے سلاطین اپنے بندۂ خاص کو جب سرفراز
کرتے ہین تو فرما دیتے ہین کہ ہمنے تمکو بخشا اور تمہاری اگلی پچھلی بہول چوک سب
معاف ہی حالانکہ بادشاہ جانتا ہی کہ اوس سے کوئی بات خلاف واقع ہی
نہین ہوئی اور نحوکی فقیہہ ابو اللیث فرماتے ہین کہ گناہان گذشتہ سے مراد حضرت
آدم و حوا علیہما السلام کے گناہ ہین اور ایندہ سے مقصود جرایم امت کے
اور تفسیر معالم مین عطار خراسانی سے بہی یہی تاویل منقول ہے تو اب غرض یہہ ہوئی
کہ گناہ آدم و حوا کے بہ برکت اسکے کہ آپ اونکی پشت مین تہے بخشدے اور
گناہ امت کے اسوجہ سے کہ وہ آپکی امت ہے اور آپ اوسکے شفیع
ہونگے آپکی شفاعت سے بخشینگے اور ادعیہ ماثورہ مین جو طلب مغفرت
ذنوب اور طلب پناہ عذاب قبر اور جہنم اور فتنۂ دجال سے آئی ہے اوس سے
مقصود تعلیم امت کی ہے اور اوسکے لیے سوال کہ الٰہی مین یہہ سب مانگتا ہون
تجہہ سے اپنی امت کے لیے سبحان اللہ کیا مکرمت تہی امت عاصی کے حال پر یہہ
طریقہ تواضع اور فروتنی اور التزام خوف الٰہی مین بہی اوسکی یاد چہوڑی بلکہ

سب کچہ امت ہی کے لیے تو اختیار فرمایا تھا غرض یہہ تہی کہ گنہگار امت
جانین کہ ہمارے حضرت کا باوجود این ہمہ کہ جو کچہ ہوا ہے وہ سب کچہ آپ ہی کی
بدولت ہوا ہے پہر اسکے ساتہہ خوف آلہی اور تضرع وزاری مین آپکا
یہہ حال تہا کہ ہمیشہ حقتعالی سے پناہ ہی مانگتے اور استغفار ہی کرتے رہے
تو اور کسی کی کیا مجال جو یہہ نکرے اور اسکے سوا اور کچہ دم مار سکے اور
یہہ جو حضرت کو حکم ہوا ہے کہ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ معافی مانگ اپنے گناہ کے واسطے اور ایمان دار مردون
اور عورتون کے لیے تفسیر معالم مین ہے کہ آپ تو مغفور تہے پر ساتہہ اسکے
مامور باستغفار اسواسطے ہوئے کہ تا امت آپکی اس سنت کی بہی اقتدا
کرے تبیان مین لکہا ہے کہ اس سے یہہ مطلب تہا کہ خدا سے عصمت
طلب کرو کہ تمکو مقتضاے بشریت سے بچائے اور مسلمان مردون
اور عورتون کی مغفرت مانگو خداوند کریم کا اکرام خاص ہے امت
محمدیہ پر کہ اونکے پیغمبر کو اونکے گناہون کی معافی مانگنے کا
بہی حکم فرمادیا ایک تو آپ خلاف امر آلہی کیون کرنے لگے دوسرے
خود بہی کریم ہین فرماتے ہین اَنَا اَكْرَمُ اَوْلَادِ اٰدَمَ اور حقتعالی
کریم تر تو یہہ ممکن ہی نہین کہ حق تعالی اپنے حبیب سے فرمائے کہ تم ہمسے فلان چیز
مانگو اور وہ مانگے اور حقتعالی نددے پس امت کیلئے دولت آمرزش مفت ہوئی

قطعہ چون نشانِ شفاعتِ کبریٰ ✤ یافت بر نام نامیت طغرہ ئی
امتان باگناہ گاری ہا ✤ بتو دارند امیدواری ہا

الحاصل استغفار تمام اولیا اور انبیا کا شعار رہا ہے اسیلئے کہا ہے کہ شعر

دیدم کہ خاطرش ز من آزار میکشد ✤ کردم از و قبول گناہِ نبودہ را

آزار خاطر سے مراد دعوی ہستی اور اپنی پاکی کا خیال ہے مصرعہ
وجودُکَ ذنبٌ لا یقاسُ بہٖ ذنبٌ اور غفران کے معنی ڈہانپنے کے ہین اسی جگہ سے کہا ہی کہ

شعر از خدا خواہند سترِ ذاتِ خود در دمِ او ✤ این بود ساعت بساعت سرِّ استغفارِ شا

یہہ مقام فنا فی اللہ کا بیان ہی کہ وہان خیالِ فنا ہی دوئی پیدا کرتا ہی جس سے
استغفار لازم آجاتا ہی آپ فرماتے ہین کہ اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ فَاِنِّیْ
لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یعنے میرے دلپر ایک پردہ ڈالا جاتا ہی اسواسطے مین استغفار
کرتا ہون علما اور عرفا حیران ہین کہ یہہ غین کیا تہا اکثر کہتے ہین کہ وہ ایک پردۂ رقیق
اور لطیف تہا کہ آپکو جب کثرت کی طرف اور مہمات دین اور ملت اور دعوتِ خلق
اور بیانِ احکامِ شریعت مین اہتمام ہوتا تہا تو سوقت بوجہ بشریت کے ایک طرح کی
غفلت مشاہدۂ وحدت سے ہوجاتی تہی اور وہ حجاب دیدۂ شہود کو عارض
ہوتا تہا جب آپ یہاں ادہر سے مصروف ہوتے تو ظہورِ نورِ وحدت اوسکو
مضمحل کردیتا لیکن آپ اپنی غفلت بہی اوٹہا نہ سکتے تہے اسی سے استغفار فرماتے
کہ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ یا یہہ کہ آپکو مقام قرب مین

ترقیات غیر متناہیہ ہوتی تہین اور ہر وقت ایک پردہ نورِ جلال سے مشہود ہوتا اوس سے جب اور اعلیٰ کیطرف آپ ترقی فرماتے تو مقام اول کے توقف کو برا جانتے اور اوسکو اپنی ہی تقصیر ٹہراتے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ پردہ بسبب غمِ امت اور خوف اونکی خاتمت کے تہا اور استغفار اونکی مغفرت کیواسطے اور قال بعضُ الصُّوفِیَّۃِ ھٰذَا غَیْنُ الْاَنْوَارِ لَا غَیْنُ الْاَغْیَارِ یعنے یہہ پردہ تجلیاتِ متوالیئہ حق کا تہا یہان بکمالِ ظہور خود حجاب تہا نہ حجابِ غیریت اور جو کچہ اس پردہ مین آپکو مشہود ہوتا تہا وہ اگر کل عارفونکو مکشوف ہوتا تو اونکو ہرگز طاقت نہ رہتی اور مستیان کرتے کہ ہم حقیقت کو بے پردہ دیکہتے ہین مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام نے ایکدن آپسے عرض کیا کہ منتہاے درجاتِ قربیہ حق میرے لیے یہ تہا کہ میرے اور پروردگار عالم کے درمیان مین ستر ہزار پردہ نور کے تہے پس آنحضرت کو ہر لمحہ اور ہر آن ایک نور نورِ جلال سے مشہود ہوتا تہا اور بسبب تجلی نوری بالا تر اوسکے کے وہ برطرف ہوجاتا تہا اور آپ بعد انکشاف مقام ثانی کے توقف مقام اول پر استغفار فرماتے تہے پس ظاہر ہوا کہ یہ غین ترقی تہی درجاتِ قرب اور مشاہدۂ تجلیات کی اور یہ حالت کچہ دنیا ہی کی مخصوص نتہی بلکہ دائمی تہی کیونکہ تجلیات حق کی نہایت کہان پس غین یہان عین مشاہدۂ حق ہوا اور پردہ لشستن بمعنی پردہ برداشتن کے ہوگیا اور یہ جو حدیث مین ہے کہ اِنَّ لِلّٰہِ سَبْعِیْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُوْرٍ اوس سے مراد تکثیر اور تعبیر ہے نہ حصر تحدید

لیکن بحکم وما منا الا لہ مقام معلوم کے مقام جبریل اس سے زائد نہ تھا

شعر اگر یک سرِ موے برتر پرم ✤ فروغِ تجلی بسوزد پرم

مگر آپکو ہمیشہ ترقی مین ترقی تہی اور آپکے مشاہدات مثل تجلیاتِ حق کے بے نہایت تہے طیبی شرح مشکوۃ شریف مین حضرت شہاب الدین سہروردی سے یہ دو وجہین نقل کرتے ہین اول یہ کہ روح اقدس نبوی ہمیشہ مقام ترقی اور شوقِ وصولِ رفیق اعلی اور وصالِ ملکوت مین تہی کہ وہی اوسکا مقر اصلی ہے اور قلب تابع روح کا ہے اور نفس مقام قرب تک عروج مین مصاحبت روح اور قلب سے جدا ہوتا ہے اور باعث انقطاع علاقہ ہیئتِ عنصری ہوجاتا ہے مگر چونکہ حکمت بالغہ الٰہیہ اور رحمت و عاطفتِ نا متناہیہ نے آپکو تکمیل ارشاد خلق کے لیے بنایا تہا لہذا اس پردہ کے عارض کرنے کو اوسنے سبب بطی ہونے حرکت قلب مبارک کا کیا تو بالکلیہ آپ روح ہی کی طرف نجائین اور عالمِ قدس کے ہی نہ ہو رہین ورنہ مقصود ناتمام رہ جائیگا اور آپ بسبب کمال شوق کے اتنی بطی ہونے حرکت قلبی کو بہی باوجود مشتمل ہونے اوسکے اس حکمت اور مصلحت پر اور باوصف اپنی کمال خواہش تکمیل امت کے استغفار فرماتے اور عذر ہی چاہتے دوسری وجہ یہ ہے کہ طریان اس غین کا بصیرت مصطفوی پر مثل انطباق پلک کے باصرہ پر تہا کہ ظاہر مین نقصان دکہلاتا اور مانع دیکہنے سے ہوتا لیکن حقیقت مین

باعث تکمیل اور تصقیل حدقۂ چشم اور موجب حفظ اوسکا غبار اور دخان اور اور مضرات سے ہوتا ہے ایسے ہی یہان بھی تھا پس تا کہ دیدۂ دل نبوی اوٹھنے بخارات انفاس اغیار اور ہیجان غبار کثرت سے مکدر نہو جاے اسی حفظ کے لیے یہ پردہ گوارا فرمایا گیا اگرچہ ظاہر مین صورت نقصانکی دیکھنے پڑتی مگر باطنا یہ ہے کہ تصقیل چشم مبارک کی اس غبار اور کدورت سی مطلوب ہتی پس حقیقتاً یہ کمال ہوا نہ نقصان اور استغفار اور معذرت بسبب اقتضاے کمال محبت اور شتیاق نا متناہی طلعت زیباے محبوب حقیقی کے تہا کہ چشم زدن بہی جمال محبوب سے حجاب ہو

شعر یک چشم زدن غافل ازان ماہ نباشم ✤ ترسم کہ نگاہے کند آگاہ نباشم

اصمعی نے کہ علماء علم لغت سے ہی اس مقام پر کیا خوب بات کہی ہی کسینے اوس سے پوچھا کہ حقیقت اس غین کی کیا ہی کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی دوسرے کے قلب کے غین کا حال پوچھتے تو جو کچھ جانتا تھا بتا تا آپکے صفات اور حالات شریف مین کون دم مار سکتا ہی جو کچھ کوئی کہے گا وہ اوسکی معرفت اور قیاس کے اندازہ پر ہوگا آپکو سواے خدا و ند عالم کے کسینے جانا ہی کیلھے آپکی حقیقت تو آیات متشابہات کی سی ہی وما یعلم تأویلہ الا اللہ

شعر

صلوا علیہ بکورۃ و عشیۃ ✤ الف الصلوۃ مع السلام و ازید

فضائل امت محمدیہ

اے گدایان کوے احمدی و اے فدایان روے محمدی جیسے تمہارے

نبی خاتم الانبیا جامع جمیع فضائل اور کمالات ہین ویسے تم بہی خاتم الامم اور کمال
دین اور تمام نعمت اور خوشنودی خالق برحق سے معزز ہو حضرت ابو القاسم
قشیری آیہ وحملناھم فی البر والبحر کی تفسیر مین فرماتے ہین کہ حقتعالی نے
جیسے کل مومنین کو سارے عالم پر تکریم ارزانی فرمائی ہے ویسے ہی امت محمدیہ کو
تکریم خاص سے اختصاص عطا کیا فرمایا کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ درجہ محبت
دیا کہ یحبہم ویحبونہ کے تشریف ذکر سے سرفراز فرمایا کہ فاذکرونی اذکرکم
محمد بن کعب فرماتے ہین اعلی کرامت ہماری یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم مین ہے

اشعار اے شرف دودہ عالم بتو	روشنیئے دیدہ عالم بتو
کیست درین خانہ کہ خیل تو نیست	کیست برین خوان کہ طفیل تو نیست
از تو صلائے بہ الست آمدہ	نیست بہ مہمانئے ہست آمدہ

لکہا ہے کہ بارہ پیغمبرون نے دعا کی کہ الٰہی ہمکو امت محمدی مین داخل فرما
ایکبار حضرت موسی علیہ السلام کو خطاب ہوا کہ اے موسیٰ جو احمد کو نہ پائیگا
اوسکا ٹہکانا دوزخ ہے آپنے عرض کی کہ الٰہی احمد کون ہین فرمایا وہ تمام خلق کے
سردار ہین آسمان اور زمین کی پیدائش سے پہلے ہمنے اونکا نام عرش پر
اپنے نام کے ساتہ لکہا اور جبتک اونکی امت بہشت مین داخل نہو لیگی
تب تک بہشت سب مخلوق پر حرام ہے عرض کیا کہ الٰہی اوسکی امت کون ہے
فرمایا وہ لوگ ہین جو ہر بلندی اور پستی پر میری حمد کرینگے اور ہر حال مین میری اطاعت

کمر باندھینگے اپنے ہاتھہ اور پانون اور مونھہ پاکیزہ رکھین گے اور رات کو عبادت
کرینگے مین اونکی تھوڑی عبادت قبول کرونگا اور صرف کلمۂ توحید پر بہشت مین
داخل کرونگا حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا کہ مجھے اوس امت کا پیغمبر کر
ارشاد ہوا کہ اونکا پیغمبر اونہین مین کا ہوگا عرض کیا کہ مجھے اوس پیغمبر کی امت
مین کر حکم ہوا کہ تو زمانہ مین اوس سے مقدم ہی وہ تیرے بعد آئیگا مگر بہشت مین
تجھے اور اوسے اکٹھا کرونگا نکتہ آپکی امت جو بہ تبعیت آپکی اورون سے
پہلے بہشت مین جائیگی تو کیا تعجب کی بات ہی قاعدہ ہی کہ جو مہمان عزیز ہوتا ہے
تو اوسکا طفیلی بھی عزیز ہوتا ہی طبرانی نے اوسط مین حضرت عمر سے روایت
کی ہی کہ آپنے فرمایا کہ بہشت حرام ہی انبیا پر جبتک مین نہ داخل ہولون اور
حرام ہی سب امتون پر جبتک میری امت نہ داخل ہولے منطوق مفہوم مین روایت ہے
کہ ایکدن حضرت موسی علیہ السلام نے جناب باری مین عرض کی کہ الٰہی تیرے
نزدیک میری امت سے بھی زیادہ کوئی امت بزرگ ہی تونے ابر سایبان کیا
اور من وسلوا نازل فرمایا خطاب آیا کہ اے موسی محمد کی امت سب امتون سے
افضل ہی عرض کیا کہ الٰہی مجھے اونکی صورت دکھادے فرمایا کہ اونکو تو بھی دیکھہ
نہین سکتا ہی مگر اونکی آواز سناتا ہون جناب باری نے امت کو ندا دی
سب نے ایک دفعہ آواز دی کہ لبیک اللھم لبیک اور چونکہ اہل کرم کا
دستور ہی کہ جسے بولاتے ہین تو خالی ہاتھہ نہین لوٹاتے اسیطرح کریم حقیقی نے

امت محمدیہ کو اوسوقت اس انعام سے مشرف فرمایا کہ میری رحمت میرے غضب سے
اور میرا عفو میرے عذاب سے زیادہ ہی تمکو مینے مانگنے سے پہلے دیا اور تمہاری دعا سے
پہلے اجابت کی نافرمانی کرنے سے پہلے بخشدیا جو میرے پاس قیامت کے دن
اسبات کی اگر گواہی دیگا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرا
بندہ اور رسول ہی ہین اوسکو بخشدونگا اگرچہ اوسکے گناہ کف دریا سے بڑہکر ہون
اور بہشت مین داخل کرونگا انتہی روایت ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت سے فرمایا
کہ اے محمد تیری امت دو قسم کی ہی مطیع اور عاصی مطیعونکی اطاعت میری رضا سے ہی
اور عاصیونکی معصیت میری قضا سے پہر جو میری رضا سے ہی وہ مقبول ہی کہ
مقتضاے کرم ہی ہے اور جو میری قضا سے ہی وہ لایق عفو کے ہی کہ مقتضاے
رحمت ہی ہی ابن عباس فرماتے ہین کہ اللہ نے آپسے فرمایا کہ اے محمد
کچہ مانگ کہ مین عنایت کرون آپنے فرمایا الہی تو میرے مطلب سی آگاہ ہے
فرمایا تو تقصیرات امت سی غمگین رہتا ہی سو تقصیرات فرائض مین تو شفیع ہی
اور تقصیرات سنن مین مین شفیع ہون روایت ہے کہ ایکدن جناب امیر علیہ السلام نے
حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ سخنان پوشیدہ معراج سے کوئی بات
ارشاد کیجیے فرمایا کہ حقتعالی نے کہا کہ اے محمد امت سابقہ جو گناہ کرتی تہی تو
مین عذاب نازل کرتا تہا اور یہ امت جو گناہ کرتی ہے تو پردہ ڈالتا ہون
بعض ثقات نے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا کہ مجہے وحی ہوئی کہ اے محمد

مجھ مین اور تیری امت مین کئی شرطین ہین اول جو کوئی اطاعت کریگا اوسے رد نکرونگا
اور بقدر استطاعت اوسکی اوس سے اطاعت چاہونگا نہ لایق اپنے اور جزا اوسکی
اپنے کرم کے موافق دونگا دوسرے جو گناہ سے توبہ کریگا تو قبول کرونگا تیسرے
ہفت اندام پر نظر کرونگا اگرچہ عضو گناہ سے ملوث ہونگے اور ایک مشغول بطاعت
تو عضو مطیع کے طفیل سے سبکو بخشونگا چوتھے مین دلکو دیکھتا ہون جو گناہ کرکے
پشیمان ہوتا ہی تو عفو کرتا ہون پانچوین جب بندہ گناہ پر اصرار نہین کرتا اور
نادم ہوتا ہی تو اوسکو درد و بیماری دیتا ہون تا کفارہ گناہون کا ہو جاے
چھٹے تیری امت کے افعال کا شمار بفضل کرتا ہون نہ بعدل اگر طاعت زیادہ
ہوئی تو اوسکی جزا دیتا ہون اور جو گناہ زائد ہوتے ہین تو وہ اوسکے ظلم
کرنیوالے پر رکھتا ہون ساتوین تیری امت کا حساب کرم سے کرونگا اور
گناہ اونکے اپنے فضل سے بخشونگا اور رحم سے جنت مین لیجاؤنگا اور بعضی
روایات مین آیا ہی کہ حقتعالی نے فرمایا کہ اے محمدؐ اپنی امت کو پانچ پیغام
میرے پونہچاؤ پہلا یہ کہ اگر تم کسیکو سبب احسان کرنیکے دوست رکھو تو مجھے دوست رکھو
کیونکہ مینے تمپر احسان کئے ہین دوسرے اگر کسی سے خوف کرو تو مجھی سے
ڈرو کہ مین زیادہ اونسے قدرت رکھتا ہون تیسرے اگر کسی سے امید
رکھو کہ مراد کو پہونچوگے تو مجھی سے امیدوار رہو کہ مرادین دینے والا مین ہون
اور حاجات برلانے والا مین اگر دعا مانگو تو مجھی سے مانگو اگر التجا کرو تو مجھی سے

کرو چوتھے اگر کسی سے شرم کرو جفا کرنیمین تو مجھی سے شرم رکھو کہ تمسے جفاکاری
ہوتی ہی اور مجھسے وفاداری پانچوین اگر کسی کی خدمت کرو جان و مال سے
تو بہتر ہی کہ مال کو میری راہ مین صرف کرو اور جان و تن کو میری خدمت مین
حاضر کرو کہ مین خلف و کذب سی منزہ اور غرض اور طمع سے مبرا ہون کذا
فی تفریح الاذکیا۔ حقیقت یہ ہی کہ امت محمدیہ کمالاتِ ظاہری اور باطنی
اور معاملاتِ دینی اور دنیاوی مین پیشواے خلایق اور ضرب المثل ہوئی دنیا مین
بہی اسنے سب قومون پر حکمرانی کی اور آخرت مین بہی سب سے زیادہ رتبہ پائیگی
عبادت اور ریاضت اور تنویر قلب اور تصفیہ باطن اور ثمراتِ مجاہدہ مین
وہ باتین اسنے حاصل کین کہ اور امتون نے خواب مین بہی نہ دیکھین اور در حقیقت
یہ سب فضیلتین آپ ہی کی فضیلت کا شعبہ ہین اور یہ سب رافت اور
رحمت ایزدی اس امت پر آپ ہی کی شان رحمۃ للعالمین کا نمونہ ہے شعر

بر جملہ خلایق بود احسان محمد ✦ در ذاتِ شریفش ہمگی رحمتِ حق است
الف الصلوٰۃ مع السلام وازید ✦ صلوا علیہ بکورۃ وعشیۃ

اے وابستگانِ دامن رسالت پناہی سمجھو تو کہ خداوند تعالی کا تمپر
کیا اکرام ہے اور تمہاری گرویدگی حضرت سے کیسی مطلوب ہے ارشاد ہوتا ہی
قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین یہدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل
السلام ویخرجہم من الظلمت الی النور باذنہ ویہدیہم

اِلیٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ یعنے تمہارے پاس اللہ کی طرفسے ایک نور آیا
جسکے جمال باکمال سے روشن ہوئی دیدے اہل بصیرت کے اور کتاب
ظاہر لایا جسکی سبب سے پیدا ہوتی ہین ہین قریب اور وصول الی اللہ کی ہدایت فرماتا ہے
اللہ اوس سے جو اطاعت اور فرمانبرداری کرے اوسکی اور اوسکو راضی رکھے
اور نکالتا ہے اللہ اون لوگو نکو تاریکی کفر سے نور ایمان کیطرف اور دکہاتا ہے
اللہ اونکو سیدہی راہ بحر الحقائق مین ہے کہ حضرت کا نام مبارک نور اس لئے ہے
کہ حقتعالی پہلے جو چیز اپنے نور قدم سے عرصہ گاہ ظہور مین لایا حضرت ہی کا نور ہے
اوّل ما خلق اللہ نوری ہے بعد اوسکے عالم کو واسطے ظہور اوس نور اور نور ظہور
اوسکے کے موجود کیا نقد النصوص مین ہے کہ اصل منشاء اور مواد تمام خلائق کا حقیقت محمدی اور
نور احمدی ہے کہ یہ صورت واحدی احدی ہے جامع کمالات الٰہی کیانی کی اور واضع جمیع
تقیدات ملکی اور حیوانی اور انسانی کی عالم والی سب صورتین اور اجزائے تفصیلیہ اوسکے
ہین اور آدم اور آدم والی منحرو اسطے تکمیل اوسکی کے اور اسیطرف اشارہ ہے
اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَاٰدَمُ وَمَنْ دُوْنَہٗ تَحْتَ لِوَائِیْ پہر اوس نور سے منور آفتاب
ہوتا ہے کہ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ
بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ہمنے بہیجا تمکو گواہی دینے والا تصدیق اور تکذیب
امت پر قیامت کے دن اور دنیا مین اس لئے کہ تم ہماری خبر دو لوگونکو اور بینا کرو
قلوب عمیا اور دیدہ ہائے نابینا کو یا بہیجا تمکو اپنا شاہد کہ ہمارے سوا کسیکو

تم دیکھتے ہی نہیں تمام خلقت تمکو دیکھتی ہے اور تم ہین ہمکو اور تمکو وہی دیکھہ سکتا ہی
جسپر تمہاری نظر فیض اثر اپنا کام کر گئی ہو اور تم دیکھتے ہو حالات عارفین کو اور
پہونچتے ہو اسرار صدیقین پر اور تم تو خاص میرے شاہد ہو اور ہین تمہارا شاہد ہی
اور مشہود ہی اور بکمال اس خصوصیت ہین مینے رکہا ہی کیا انوار ربوبیت کے خلعت
تمکو پہنا دئے کہ جو تمکو دیکہے حقیقت ہین مجکو دیکہے ہہین سے آپ فرماتے ہین
کہ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰے الحق ۔ خوشخبری دینے والا تابعدارونکو ثواب
اور نعماء جنت سے اور محبون کو میرے حسن وصال کی یا یہہ کہ جس کسینے تمکو
دلیل میری معرفت کا نہ گردانا وہ گمراہ ہوا کیونکہ تم خوشخبری دیتے ہو ہماری
خوشنودی کی اوسکو جسپر ہمنے عنایت فرمائی اور ڈرانیوالے ہو مریدین کو
میرے غصہ سے تاکہ وہ لوگ سست نہو جائین میری عبادت سے
اور ڈراتے ہو گنہگارونکو عذاب اور عقاب دوزخ سے دنیا ہین اور
بلانیوالے ہو عام خلق کو دین اور عبادت کیطرف اور جو لوگ کہ متوجہ ہین
ہمارے جلال احدیت کی طرف اونسے ہمارے اوصاف جلالیہ و جمالیہ
بیان کرتے ہو ہماری پروانگی سے اور یہہ بہی معنی ہین کہ تم بلاتے ہو
اللہ کیطرف نہ اپنی طرف اس سے اپنی عبودیت پر افتخار کرتے ہو
نہ نبوت پر اور تم تو چراغ روشن ہو تمہارا نور خاص میرے نور سے روشن ہوا
جس سے خاص مسلمانونکی آنکہین روشن ہوتی ہین کہ وہ تمہارے نور سے

میرا نور دیکھتے ہین گنہگار لوگ راہ پر آتے ہین اور گمراہ ایمان کا رستہ دیکھہ
پاتے ہین اسی سے ارشاد ہوتا ہی کہ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا
كَبِيْرًا مسلمانون کو خوشخبری دو کہ تم لوگونکو خدا کے یہان سے بہت بڑی بزرگی
عطا ہوئی انتہی کذافی تفسیر العرائس اور تشبیہ آپکی چراغ سے باوصف اسکے کہ شمس
و قمر کی تشبیہ مین زیادہ مبالغہ ہی کئی وجہہ سے ہی ایک تو اس سے کہ وجود عنصری
آپکا ارضی ہی دوسرے چراغ کی خلفاء بہت ہوتی ہین کہ ایک چراغ سے ہزارون
چراغ ہو جاتے ہین بخلاف شمس اور قمر کے کہ اونکا کوئی قائم مقام نہین اور یہان تشبیہ
شمس و قمر سے بھی ہو سکتی ہی کہ حقتعالیٰ نے آفتاب کو سراج سے بھی تعبیر فرمایا ہے
وَجَعَلَ فِيْهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا پس جیسے آفتاب
عالم اجسام مین افادہ نور کرتا ہی اور کسی سے خود مستفید نہین یونہین ہمارے حضرت
بھی نفوس بشریہ کو افادہ انوار عقلیہ کا کرتے ہین اور سوا خدا کے آپ کسی سے
مستفید نہین اور جیسے چراغ کا نور ظلمت کو مٹاتا ہی ویسا ہی نور وجود محمدی نے
ظلمت کفر کو مٹایا اوس چراغ سے گم ہوئی چیز ملتی ہی اس چراغ سے اہل معرفت پر
حقائق پوشیدہ روشن ہوتے ہین اوس چراغ سے گھر والونکو امن و امان اور
راحت ہوتی ہی اور چور قابو نہین پاتا یہہ چراغ دوستونکو ذریعہ سلامت
اور کرامت ہی اور منکرونکو واسطہ حسرت اور ندامت اور مُنِيْرًا تاکید کیلئے
یہہ مطلب ہی کہ تم دنیا کیسے چراغونمین نہین ہو کہ وہ کبھی بجھتے اور کبھی روشن

ہوتے ہین تم تو ازل اور ابد سے روشن ہو کشف الاسرار مین ہی کہ اللہ تعالی نے ہمارے
حضرت کو چراغ فرمایا اور آفتاب کو بہی چراغ تو وہ چراغ آسمان ہی اور یہہ چراغ
زمین و زمان وہ چراغ دنیا ہی یہہ چراغ دین وہ چراغ منازل فلک ہی یہہ چراغ
محافل ملک اوسکی روشنی سے دنیا کے سونے والے جاگتے ہین اسکی روشنی سے
خواب عدم کے سونے والے اوٹھکر عرصہ گاہ وجود مین آتے ہین چراغ دنیا ہوا سے
بجھتے ہین یہہ چراغ وجود محمدی ہوا سے جھلملاتا بہی نہین یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا
نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ چاہتے ہین کہ بجہاوین اللہ کی روشنی مونہہ سے
اور اللہ پوری کرنیوالا ہی اپنی روشنی کو اور پڑے برا مانا کرین منکر لوگ یعنی جیسا
کوئی پہونک سے چراغ بجہاوے ویسا وہ چاہتے ہین کہ اپنے جہوٹی باتون سے
دین اسلام کو نہ پہیلنے دین سو یہہ ہونے ہی کا نہین **شعر**

صَلُّوْا عَلَیْہِ بُکْرَۃً وَّعَشِیَّۃً ✣ اَلْفَ الصَّلٰوۃِ مَعَ السَّلَامِ وَاَزْیَدْ

مسلمانو اللہ جلشانہ کے اس احسان بیکران پر نثار ہو جانا چاہیے کہ
کسطرح اوسکو ہماری بہتری کا خیال ہی کن کن پردون مین ہمپر اپنی
رحمت نازل فرماتا ہی اور کس تشویق کے ساتھہ جلالت شان اپنی حبیب کی ظاہر کرکے
ہمسے خطاب فرماتا ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی اے امتیان محمدی و اے
گرویدگان احمدی اللہ اور اوسکے فرشتہ اپنے نبی پر درود بہیجتے ہین تو تم بہی

اوسپر درود اور سلام بہیجو دستور ہی کہ جب کسی شہنشاہ اعظم کو اپنے کسی وزیر باتوقیر
کی ازراہ کمال رافت اور رحمت کے اپنی سب رعایا اور برایا اور اراکین سلطنت سے
تعظیم کرانی منظور ہوتی ہی تو خود پہلے اوسنے اوسکی تعظیم فرماتا ہی پہر اور اراکین دولت
اور وزرای سلطنت سے اوسکی توقیر کراتا ہی بعد اوسکے کل رعایا کو حکم دیتا ہی
کہ ہم اور ہمارے سارے مقرب فلان وزیر کی تعظیم کرتے ہین تم سب بہی
اوسکی تعظیم کرو کہ یہہ موجب ہماری کمال خوشنودی اور باعث تمہاری نہایت
بہبودی کا ہی اسیطرح اس آیہ پاک مین حقتعالی نے اپنے حبیب برگزیدۂ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاً خود تعظیم فرمائی پہر فرشتون سے تکریم کرائی بعد اوسکے
ہمسے فرمایا تو سب جانین کہ یہہ جلیل القدر عظیم المرتبہ محبوب اور مخصوص خاص
خالق کون ومکان کا ہی اور جسطرح حقتعالی نے باوجود اپنی بی نیازی اور
استغنای ذاتی کے اپنے اظہار تعظیم کیواسطے ہمپر اپنا ذکر واجب فرمایا حالانکہ
اوسکو کچہ اسکی حاجت نہ تہی مگر **شعر**

این گدا بین کہ چہ شایستۂ انعام افتاد ✤ ہردمش با من دلسوختہ لطف دگر ست

ویسے ہی ہمارے اس درود بہیجنے مین بہی مقصود آپکے اون نعمتون کے
شکر کا اظہار رکہا ہی جو آپنے ہمارے حق مین ماں باپ سے کروڑون درجہ
بڑہکر کئے ہین ہماری تعلیم اور تربیت اور ارشاد مین کوششین فرمائین ہمکو
ہمارے دین فطری اور سچے مذہب پر لانے کے لئے کیا کیا مشقتین دنیا مین

اوٹھائین ہماری آسائیشونکی فکر وغمین خود کیا کیا تکلیفین اختیار فرمائین تمام
رات بیدار رہے اور امت عاصی کی بخشش کیواسطے وہ ریاضتین
کین کہ پائے مبارک ورم کر گئے اور آخرت مین مقام محمود مین بساط شفاعت
بچہا کر کیا کچہ نکرینگے ماں باپ تو اتنے ہی کے لیئے تہے کہ اونہون نے
ہمکو پیدا کیا اور ہمارے وجود ظاہری کے سبب ہوئے آپ سبب ہین
ہماری حیات جاودانی کے پس اگر ماں باپ کا شکر واجب ہی تو آپکا شکر
اوس سے کہین بڑہکر واجب ہوا اور آپکا شکر ہمسے کیا ہو سکتا ہی لھذا
اللہ جل جلالہ فرماتا ہے کہ اتنا ہی کرو کہ زبان سے کہو اللّٰھم صل
علے سیدنا محمد و علے آل سیدنا محمد اور اسکو کم نجانو دیکہو کہ یہی
ہمارا اور ہمارے فرشتونکا ورد ہی اور ملائکہ کی اپنی طرف اضافت کرنیسے
یہہ غرض ہی کہ ایسا ہوتا ہی کہ بادشاہ جب اپنی رعایا اور لشکر کو کسی بات کا
حکم کرتے ہین تو لوگ یہہ جانتے ہین کہ ہمپر اسکی تعمیل ایک بار تو ضرور ہے
پہر دیکہا جائیگا اسوجہ سے بعضے لوگ دوسری مرتبہ کاہلی کرتے ہین اور
جب یہہ جانتے ہین کہ تمام اراکین دولت اسی کام مین مشغول رہتے ہین
اور اس شغل سے بادشاہ کو خوش رکہتے ہین بلکہ خود بادشاہ اوسکی طرف متوجہ ہے
تو شوق اور رغبت اور بڑائی اور عظمت اوسکی سبکے دلونمین زیادہ ہوتی ہی
اور اوسے اپنی عزت اور سعادت جانتے ہین فقیہ ابو اللیث کہتے ہین

کہ اس تصریح سے صاف یہہ مستنبط ہوا کہ درود وہ شے ہی کہ اسمین پہلے خدا نے
اپنی اور اپنے فرشتون کے فعل سے خبر دی تب ہمکو حکم فرمایا تو ہم خوب سمجھ لین کہ
یہہ عبادت عادت ہوجانا چاہیے یہان سقوط نہین تعین نہین اپنا نفع
منظور ہی اسکے ورد سے زندگی جاوید حاصل ہی پڑہو اور فرشتون کو باہمہ
کہ قرب اور مناسبت نسبت تجرد کی زائد ہی اسکے پڑہنے کا حکم اسلیئے فرمایا
کہ وہ بہی حضرت آدم کیسے آفات اور بلیات اور نوازل قضا سے ڈرتے
ہین اور واقعہ ابلیس اور حادثہ ہاروت و ماروت اونمین گذر چکا ہی وہ اونکی
نگاہ عبرت خیز کا سرمہ اور دل حیرت انگیز کا نقطہ ہی پس درود پڑہنا اونکی
قبولیت دعا کا عمدہ وسیلہ اور کامل ذریعہ ہوا اسکی برکت سے ہر بلا اور آفت سے
محفوظ رہے ایسا ہی ہم اتیان محمدی سے ارشاد ہوتا ہی کہ اور زیادہ تمہارا مقدور
نہین کہ اونکا شکر ادا کر سکو کیونکہ جسطرح ہماری ذات وحدہٗ لاشریک لہٗ یگانہ ہی
اوسیطرح ہمارا حبیب بہی کل صفتونمین یکتاے زمانہ ہی تم لوگ کیونکر لایق
بارگاہ احمدی اور مناسب کمال درگاہ محمدی کے درود و سلام بہیج سکوگے
اور کیسے اوسکی شکر گذاری سے باہر آؤگے پس جیسے کسی پر کسیکا احسان
ہوتا ہی اور وہ اپنے مین اداے شکر کی طاقت نہین دیکہتا لامحالہ اوسی
منعم کیطرف تلافی احسان کیواسطے رجوع کرتا ہی یونہین تم بہی عوض احسانات
مین اونکی ہم ہی سے مدد چاہو اور کہو کہ اے اللہ تو اونپر اپنی رحمت نازل کر

کہ یہی معنی درود کے ہوے اور یہی آپکے حق مین دعا مانگنا اور طلب رحمت کرنا
اپنے ہی اظہار تواضع کے لیے ہی کہ ہمیشہ ہم خوف و رجا مین رہین اور ہماری
اپنے مالک سے تضرع اور زاری چلی جاوے اور اپنی حقیقت سی غفلت
نہونے پاوے پس ہمارا آپ پر درود بھیجنا خود ہی ہماری بھلائیکے لئیے ہی
سبحان اللہ کیا مکرمت الٰہی ہی کہ خود دینے والا نعمتونکا ہی اور خود ہی اون کے
ذرایع اور وسائل کا تعلیم فرمانے والا یہہ سب بسبب خصوصیت اپنے محبوب کے ہی
کہ وہ ہمکو اپنے درسے اور کھین جانے نھین دیتا شعر
صَلُّوا عَلَیہِ بُکْرَۃً وَّ عَشِیَّۃً * اَلْفَ الصَّلٰوۃِ مَعَ السَّلَامِ وَ اَزْیَدَ
یصلُّون کی فعلیت سی جو تجدید کا افادہ کرتا ہی یہہ استفادہ کیا گیا کہ روز بروز
رحمت خداوندی ہمارے حضرت پر ہر طرح سے نازل ہوئی ہی کیونکہ آپکے
کمالات کو روز بروز ترقی ہی اور یہان اون مراتب کے اظہار کی وسعت کہان
آخرت مین اونکا اظہار اوتہار کہا گیا ہی اسلیئے قرآن پاک مین جو زبان قدیم لم یزلی
ہی گویا ارشاد ہو گیا کہ اے دیکھنے والو اسکی استعداد پیدا کرو کہ اپنے نبی کریم کے
افاضہ ہاے رحمت سے جو وہان مجمع اولین و آخرین مین ہونگے مستفید ہو سکو
اسکے لیے خود وہی درود شریف کافی ہی اور صیغہ مضارع جو ترغیب اور تشویق کا
فائدہ دیتا ہی لایا گیا نہ صیغہ ماضی کا کہ اوسمین تحقق و وقوع کے ساتھ یہہ ہم انقطاع
بھی ہی اور اللہ جلشانہ نے یہان آپکو بلفظ النبیُّ ذکر فرمایا اس لفظ پر لام عہد کا ہے
آپ وصف نبوت مین مشہور اور معہود ہین یا واسطے جنس کے اور قاعدہ ہی

کہ مطلق سے اوسکا فرد کامل مراد لیا جاتا ہی مگر اس وصف نبوت کی تخصیص یا وصف آسکے
کہ دونون صفتین نبوت اور رسالت کی آپکی ذات سراپا برکات مین جمع تہین اور
مرتبہ رسالت اعلیٰ ہی مرتبہ نبوت سے اسمین ایک فائدہ یہہ ہی کہ جب ایسی نعمت عظمیٰ
آپکی نبوت کے مقابل ہی تو کمالات مرتبۂ رسالت کے کہ نبوت سے بہت بلند ہی
کس درجہ اشرف و اعلیٰ ہونگے مصرعہ قیاس کن زگلستان من بہار مرا
اور نام مبارک آپکا نہ لینا یہہ اور شرف اور بزرگی کیطرف اشارہ ہی کہ کنایہ بلیغ ہوتا ہے
تصریح سے مقصود حضرت حق کا یہہ ہی کہ شان عظمت اپنے حبیب کی عالم علوی و سفلی
مین پہیلائی اور آپکی قدر اور منزلت کا اشتہار مجمع عام و خاص مین ہوجاوے اور یہان کیا
بلکہ سارے کلام اللہ مین آپکو یَآ اَیُّھَا النَّبِیُّ اور یَآ اَیُّھَا الرَّسُوْلُ اور اور الفاظ سے
ندا فرمائی ہی اور اور حضرات انبیا کو اونکے اسماء شریفہ لیکر پکارا ہی اور جہان کہین تصریح
آپکے نام کی کی ہی تو اوس سے غرض الٰہی امت کی ہی کہ سب جان جائین کہ آپ اللہ کے
محبوب ایسے ہین اور یہہ جو فرمایا کہ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یہہ لفظ اس امت مرحومہ کے
خصائص سے ہی اور کمال بزرگی اور عظمت درود خوان پر دلالت کرتی ہی درود پڑہنے والون کے
ایمان کی خود حقتعالیٰ گواہی دیتا ہی اور اونکو ایمان والا کہتا ہی اور یہ سمجہاتا ہی کہ درود
پڑہنا ایمان کا مقتضا ہی وجہہ ایسا ہی جیسا کسی سے جب کوئی بات کرتے ہین تو
اوسے مناسب اور مقتضائے مطلوب کے ساتہہ اوسکو متصف کرکے خطاب کرتے ہین جیسے معرکۂ
جنگ و جدال مین سپاہیون سے کہتے ہین کہ اے بہادرو یہہ وقت جان بازی اور جرأت کا
ہی اور سخی سے وقت تحریک سخاوت اوسکے کہتے ہین کہ اے کریم یہہ موقع دینے دلانے کا ہی

اور یہہ کرامت ہر چند اور پیغمبرونکو بھی استقلالاً اور غیر انبیا کو تبعاً حاصل ہی لیکن باعتبار
کمیت اور کیفیت کے اوس جناب سے ایک طرحکی خصوصیت رکھتی ہی کہ نہ اسقدر کثرت
اوسکی اورونکو حاصل ہوئی اور نہ ایسی رحمت کامل کسی پر نازل ہوئی اور نہ کسیکے
درود پڑھنے والے کیواسطے اسقدر فوائد مترتب ہوئے اور نہ جناب احدیت کو کسیکے
درود کا ایسا اہتمام منظور ہوا ازل سے پروردگار عالم نے آپ پر بڑے درجے کی
رحمت نازل فرمائی اور حضرت موسیٰ ایسے پیغمبر اولو العزم کو حکم کیا کہ اگر تجھے میری
نزدیکی مطلوب ہی تو محمدؐ پر درود بہت بہیجا کر اور اوسیکو ام البشر حضرت حوا کا
مہر مقرر کرکے ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ مہر حوا کا یہہ ہے کہ
محمدؐ پر دس مرتبہ درود بہیج اور بڑے بڑے مقرب فرشتے اونپر درود
بہیجتے ہین اور ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح سے شام تک اسی کام پر
مقرر ہین کہ آپکی قبر مبارک پر حاضر ہو کر درود پڑہتے ہین اور تمام
مسلمان بامتثال امر الٰہی اپنے مجلسون اور منبرون اور عبادت گاہون
اور خلوت خانون بلکہ بعضے چلتے پھرتے اوٹہتے بیٹہتے رات دن
درود پڑہتے ہین یہان تک کہ عمدہ طاعات اور افضل عبادات
یعنی نمازمین بہی پانچ وقت درود پڑہی جاتی ہے اور حضرت احدیت کی
اس امت پر کمال عنایت ہے کہ اپنے پیغمبر کی تعظیم کا یہہ طریقہ بہی اونکو
سکہا دیا تو وہ اپنی زبان کو ادائے شکر نبوی اور تکریم محمدی کے قاصر سمجھکر

جناب آلہی کی طرف رجوع کرین اور اوارباب عقل کی طرح اپنی عقلونکو دخل دیکر
ورطۂ افراط اور ضلالت مین نہ پڑین پس ہمکو یہی چاہئے کہ ہم اپنے عجز کو تسلیم کرکے
حوالہ بخدا کرین کہ تو اپنے بندونکی طرف ہو اونپر درود نازل فرما ہرچند بندہ بنفسہ
اس حکم کے ساتھہ قیام نہین کرتا لیکن قیام بدعا وطلب کہ انتہائے امکان
اور قدرت ہو قائم مقام قیام بنفسہ کے ہے اور اسقدر تعلق امر کے لئے کافی ہے۔
پس مصلی درحقیقت خداوند تعالے ہو اور نسبت صلوٰۃ کی بندہ کی طرف مجازاً ہے
بمعنی سوال اور طلب صلوٰۃ کی خدا سے اور یہی معنی اوس سے مطلوب ہین
کہ اس سے زیادہ بندہ قدرت نہین رکھتا اور تکلیف قدر وسعت سے زیادہ
نہین ہو سکتی شیخ عزالدین ابن عبدالسلام فرماتے ہین کہ ہمین حکم ہے کہ
ہر شخص کا حق ہم ادا کرین اور حقوق نبوی ہمپر اسقدر ہین کہ تمام عمر مین شمہ اونکا
ادا نہین کر سکتے پس خدا کی تعلیم سے ہم اوسکی طرف رجوع کرتے ہین کہ الٰہی
تیرے حبیب کے حقوق اور احسانات کا بدلہ ہمسے کچھہ نہین ہو سکتا ہے تو ہی
اپنے فضل و کرم سے اونکو جزائے خیر دے اور اپنی رحمت کاملہ اونپر نازل فرما۔

ای سید انام درود جناب تو ✤ ورد زبان ماست وسال وصبح وشام
نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم ما زدور ✤ در دست ما ہمین کہ صلوٰۃ است والسلام

اور سلام بھیجنے کی ہمارے ساتھہ خصوصیت اور تاکید ہوئی کہ سلام بھی وجوب
و استحباب مین مثل صلوٰۃ کے ہے جو درود کو واجب کہتا ہو وہ سلام کو بھی

واجب سمجھتا ہے اسلیے کہ ایک آیت مین ایک طرح سے دونونکے ساتھہ مراد ہونے
اگر درود مین جملہ متقدمہ کی ساتھہ تاکید ہے تو سلام بلفظ تسلیما موکد ہی کہ عرب مین
مفعول مطلق تاکید کے لیے بنا ہے اور سلام کے معنی تابعداری کے ہون
یا سلامتی کے ایذا سے یہ دونون اللہ کی طرف نسبت کرتے نہین بنتی مگر قرینہ
ظاہر یہ ہے کہ یہان معنی پچھلے ہی مراد ہونگے کیونکہ یہ آیت قبل آیۃ یؤذی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی نازل ہوئی اور اذیت بشری سے متصور ہی اسلیے اسکی تخصیص بشر ہی سے
مناسب ہوئی **نقل ہے** کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر نے
عرض کیا یا رسول اللہ خدا نے آپکو کسی شرف کے ساتھہ مخصوص نہین کیا
مگر یہ کہ اوسمین ہمکو بھی بطفیل آپکے شریک کیا ٥

جو کچہ دولت عطا کی آپکو قسام قسمت نے ✽ وہ سب تقسیم کی امت پہ اپنی خوبدولت اپنے
پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ
لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا
یعنی بیشک اللہ تعالے نے تمپر رحمت بھیجا ہے اور فرشتے اوسکی تمہارے لیے
دعاے مغفرت کرتے ہین تاکہ نکالے تمکو تاریکیون گناہ سے طرف نور طاعت
اور یقین کے اور ایمان والونپر نہایت مہربان ہے آی عاشقان محمدی خوش ہونیکا
مقام ہے کہ اللہ نے جس دولت سے اپنے محبوب اعظم سرور عالم کو مالا مال کیا
آپکے غلامونکے نخل امید کو بھی اوسی آب رحمت سے سرسبز و نہال کیا جیسا آپکے

صدقہ مین آپکے پیرو ونکو دنیا مین صلوۃ کے ساتھہ یاد فرمایا اگر قیامت مین رحمت
اور مغفرت کے ساتھہ ہم گنہگارون کو یاد فرمائے تو کیا عجب ہے

صَلُّوا عَلَیْہِ بُکْرَۃً وَّعَشِیَّۃً ✤ اَلْفُ الصَّلٰوۃِ مَعَ السَّلَامِ وَاَزْکٰی

فضائل درود و سلام احادیث صحیحہ سے کتب معتبرہ مین اتنے مذکور ہین کہ اونکا
حد و حصار دشوار ہے ایکبار پڑہنے مین دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور دس رحمتین
نازل ہوتی ہین دس گناہ معاف ہوتے ہین دس درجے بہشت مین ملتے ہین
کما فی صحیح النسائی اسکی وجہ یہ ہے کہ حق تعالی کو صلوۃ محمدی سے کمال محبت ہے
اور بخشش باندازۂ حوصلۂ کریم ہوا کرتی ہے لہذا ایک صلوۃ و سلام کے عوض مین
دس گونہ ثواب ہوا کہ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِہَا
اور اس جگہہ بندہ کی صلوۃ اور سلام کو حق تعالے کی صلوۃ و سلام سے کچہ
مناسبت نہین اوسکی ایک صلوۃ ہماری کروڑون صلوۃ پر فوقیت رکہتی ہے
یہ فضل و کرم محض بطفیل درود حضرت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو حق تعالے
عنایت کرتا ہے اور کثرت درود آپکے قرب سے بہی مشرف کرتی ہے اس سے
بڑہکر کوئی فضیلت نہین یہ جملہ کرامات جلیلہ اور کمالات علیہ کو شامل ہے
اور قرب الہی بہی اسی سے حاصل کہ درودخوان کو جتنا قرب آپسے ہوتا ہے اتنا ہی اللہ سے ہوگا

قرب محمدی ہی حقیقت مین قرب حق ✤ وصل محمدی سے وصال خدا ہوا
احمد احد مین فرق سر مو نہین ہے کچہہ ✤ جب تن سے فرق ما و منی کا جدا ہوا

ترمذی اور حاکم اور امام احمد ابی بن کعب سے روایت کرتے ہین کہ مینے عرض کیا
یارسول اللہ مین آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہون فرمائیے کہ اوقات
مقررہ سے درود شریف کے لئے کتنا وقت مقرر کرون فرمایا جتنا چاہو عرض کیا
چوتھائی فرمایا جتنا چاہو لیکن اگر زیادہ کریگا تو تیرے لئے بہتر ہوگا عرض کیا
دو تہائی فرمایا جسقدر چاہے مگر اسپر بھی اگر اور زیادہ کرے تو تیرے لئے
بہتر ہوگا مینے عرض کیا کہ سارا وقت مینے درود کے لئے مقرر کیا فرمایا تیرے
سارے مہمات دینی اور دنیوی کفایت کئے جائینگے ٥

گنہ سے بھی چھوڑاتا ہی غمونسے بھی بچاتا ہے ✦ عجب تاثیر ہے اسکی کہ سب دو نکا درمان ہے

نکتہ اسمین یہ ہے کہ حق تعالے مع تمام ملائکہ کے درود خوان پر اپنی رحمت
نازل فرماتا ہے اور نتیجہ ہر ذکر و دعا کا واسطے حل مطالب دنیا اور دین کے
ظہور نعمت خاصہ اور صدور رحمت الٰہیہ ہے پس یہ بات درود خوان کو بوجہ کمال
حاصل ہے لامحالہ تمام مقاصد دینی اور دنیاوی اوسکو بغیر اوسکی طلب کے حاصل ہونگے
اور سب گناہ بخشے جائینگے اور وجہ افضلیت درود کی سب اذکار پر یہ ہے
کہ خوبی ہر ذکر کی یہی ہے کہ عبادت الٰہی ہو اور مدار کل نیکیون کا
ایمان پر ہے اور مضمون درود شریف ایمان پر زیادتی کے ساتھہ مشتمل ہے کیونکہ
ایمان اجمالی یہی ہے اقرار اور تصدیق الوہیت حق تعالے اور نبوت
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ایمان تفصیلی یہ کہ جو جو احکام کہ اونکے واسطے

جو آپ خدا کے یہانسے لائے ہین ایمان لائے اور ایمان اجمالی واسطے اصل او
اتصاف کے ایمان کے ساتھہ کافی ہے لیکن ایمان تفصیلی کا درجہ بڑا ہے پس
درود مین رحمت خاصہ کے نازل کرنیکی حق تعالی سے آپکے اوپر درخواست ہوتی ہے
تو اوسمین الوہیت حضرت الٰہی اور نبوت جناب رسالت پناہی کا بیشک اقرار ہوتا ہے
اور درگاہ الٰہی مین تضرع اور الحاح اور بھی اظہار حاجت کا اور آپکے ساتھہ محبت کا
تو خیال کرنیکی بات ہے کہ پھر اور کون وظیفہ ہے کہ ان سب باتون پر مشتمل ہوگا حضرت
خواجہ حسن بصری فرماتے ہین کہ جسنے اللہ کو کلمہ اللہم کے ساتھہ یاد کیا اوسنے
گویا سب نامونکے ساتھہ یاد کیا کہ اللہم مرآت ملاحظہ اور آلۂ ذکر جمیع صفات کا ہے
اور علامت اسلام ہے موافق مضمون لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے
تو درود پڑھنے والا تکمیل ذکر الٰہی اور تعمیل سنت حضرت رسالت پناہی کو پہونچ جاتا ہے
اس سے یہ غرض نہین کہ روزہ اور نماز اور اور سب فرائض کو چھوڑ کر درود ہی
پڑھا کرے بلکہ ہر چیز اپنے محل کے لئے ہے دعا مین درود افضل ہے اور
ملا علی قاری لکھتے ہین کہ درود مین افضل وہ درود ہے جو آخر تشہد مین پڑھا جاتا ہے یعنی
اللہم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم الخ
اور یہان تشبیہ بحیثیت صلوٰۃ کے ہے نہ من حیث المصلی علیہ کے اور نہ قدر کی
کے ساتھہ اسواسطے کہ ہمارے حضرت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے
نہین افضل ہین تو یہ معنی ہوئے کہ اے خدا رحمت نازل فرما حضرت پر بقدر اونکے

کہ تیرے نزدیک اونکا شرف ہے جیسے تونے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم پر بقدر
اونکے شرف اور فضل کے پس نفس صلوۃ ہی کی تشبیہ مطلوب ہے انتہے یا یہ کہیے کہ یہان
تشبیہ فی النوع مراد لی جائے مثلاً فرض کرو کہ کوئی شخص ایک ماشہ سونا لیکر ہزار من
سونا خریدنا چاہے اور ماشہ بھر کندن دکھا کر کہے کہ ایسا خریدنا منظور ہے تو یہ تشبیہ
تو صحیح ہوتی ہے مگر اسکے معنی یہ نہین کہ ماشہ بھر اور ہزار من برابر ہو اور جتنی ہزار من والے کو
ثروت حاصل ہے اوتنی ماشہ بھر والے کو بلکہ مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس قسم کا ہو اس
وضع کا ہو اور اس وجہ سے تساوی نوعی ضرور ہے مگر تساوی نوعی کو یہ لازم نہین
کہ مراتب شخصی بھی برابر ہو جائین جو ہزار من والے کا افضل ہونا اور ماشہ بھر والے کا
کمتر ہونا لازم نہ آئے ایسی ہی درود شریف مین صلوۃ ابراہیمی کو نمونہ سمجھنا چاہیے
اور جیسے ہزار من والا ماشہ بھر والے سے افضل ہوتا ہے ایسے ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو حضرت ابراہیمؑ سے افضل سمجھیے حاصل کلام موہبت درود شریف
سبب حصول سعادات دو جہانی ہے اور واسطہ اشراقات انوار ربانی منشاء
انکشاف اسرار عجیبہ ہے اور وسیلہ ظہور آثار غریبہ مشتاقونکے لئے اتنی سعادت ابدی
اور نعمت سرمدی کیا کم ہے کہ اوس سے حصول شرف زیارت جمال باکمال بھی
ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ ؎ مقصود عاشقان بدو عالم لقاے تست
سبحان اللہ درود شریف ہی محب اور محبوب مین واسطہ وصال ہے اور طالب
اور مطلوب مین وسیلہ اتصال محبان مشتاق اوصاف جمال نبوی اور صحابہ

کمال مصطفوی سنکر بیتاب ہوتے ہین اور عجب لطف پاتے ہین

سن سنکے ثناے رخ زیباے محمدؐ + آتا ہے طرب مین دل شیداے محمدؐ

زہے طالع اوسکے جسے خواب مین خود شاہد و مشہود پروردگار مقصد و مقصود کافۂ
ابرار در صدف مشیت گوہر معدن معیت رسول الثقلین نبی الحرمین احمد مجتبےٰ
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ایک لحظہ مسند ناز پر جلوہ فرما ہوکر شرف زیارت
جمال باکمال اپنے سے مشرف فرمائین اللّٰہم صل علی محمدٍ و علیٰ
آلِ محمدٍ بعددِ حسنہٖ وجمالہٖ **شعر**

صلوا علیہ بکورۃً و عشیۃً + الف الصلوٰۃ مع السلام وازید

پیدائش نور محمدی کی کیفیت مین روایتین مختلف ہین حاصل سبکا یہ ہے کہ حضرت
حق نے کئی ہزار برس پہلے آفرینش عرش اور کرسی اور قلم اور لوح اور آسمان
اور زمین اور بہشت اور دوزخ اور قصور اور وحوش اور طیور اور جن اور انسان
اور اشجار اور نباتات سے نور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کیا اور اوسکو
عالم قدس مین تربیت فرماتا رہا گاہے سجدہ کرایا اور گاہے تقدیس اور تسبیح مین
مشغول رکھا اور اوس نور کے قیام کے لیئے پردے بے انتہا بنائے اور
ہر ایک پردہ مین تسبیح خاص اپنی تعلیم فرمائی پھر اوسکو پردونسے باہر نکالا تو
اوسمین ایک کیفیت تنفس کی ظاہر ہوئی کہ اوس سے ارواح انبیا اور اولیا
اور صدیقین اور شہدا اور مومنین اور ملائکہ کی پیدا ہوئین پھر اوسکو تقسیم کیا

اور عرش اور کرسی وغیرہ پیدا کئے اور آسمان اور زمین کے سات سات
طبق کرکے ایک ایک طبقہ واسطے استقرار خلق کے مقرر کیا بعد اوسکے ایک قبضہ خاک
موضع پاک قبر حضرت سے اوٹھا کر اوس نور سے ملایا اور زمین اور پہاڑ اور دریا نے
عرض کیا کہ سب نے قبل خلقت حضرت آدم علیہ السلام کے بخوبی آپکو پہچان لیا تھا
اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت حق نے اول تجلی جو اپنی ذات پر فرمائی وہ یہی تعین اول
اور حقیقت محمدیہ ہے اور باقی موجودات کے حقائق اوسکے اجزا اور تفاصیل ہیں
اہل معانی فرماتے ہین کہ روح پاک آنحضرت ارواح کی تربیت کے لئے عالم ارواح میں
رکھی گئی اور ارواح نے اوس سے تربیت پائی جسطرح اس عالم مین مربی اجساد بنائی گئی
کہ ہدایت کاملہ ہوئی پھر حسب مشیئت الٰہی پیدائش ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی
آمادہ ہوئی تو ترکیب کیواسطے چارون عنصر میں سے نظر ربوبیت ہوئے قرعہ
اختیار ترکیب خاک ہی کے نام نکلا ؎

خاک شو خاک تا بروید گل ✤ کہ بجز خاک نیست مظہر کل

حکم رب العالمین جبرئیل امین کے نام ہوا کہ ایک قبضہ خاک تمام روئے زمین سے
لائیں کہ مین اوس سے ایک شخص بناؤنگا مشت خاک آئی اور تشریف ساخت
قالب ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے سرفراز فرمائی گئی اول بزرگی
خاک کی یہی تھی کہ کئی رسل فرشتونکے ذریعہ سے واسطے بنانے صورت ابوالبشر
حضرت آدم کی حضرت کبریا مین طلب ہوئی خاک باندازہ معشوق ناز کرتی تھی

فرشتہ عام و خاص متعجب ہو کر باہم تذکرہ کرتے تھے کہ اسکا سر کیا ہی جو اس
خاک ذلیل کو حضرت رب جلیل بکمال تعجیل طلب فرماتا ہے اور یہ افتادۂ راہ توجہ ناز
غنج و دلال کرتی ہے اور زبان حکمت لاہوتی یون ارشاد کرتی تھی کہ زاہدان خشک
صومعہ نشین کو گرم روان خرابات عشق سے کیا خبر سلامتیان سلیم خو کو ذوق حالت بلا کشان سے کیا اثر

درد دل خستہ دردمندان دانند * نی خوش نشان و خیرہ خندان دانند
اسرار قلندری چہ داند زاہد * سریست درین پردہ کہ رندان دانند

چندے صبر کرو کہ مین اس مشت خاک پر دستکاری قدرت دکھلاونگا الغرض
وہ خاک آئی اور اوس سے پتلا حضرت آدم علیہ السلام کا بنایا گیا اور چالیس برس تک
اوسمین کاریگری فرمائی نہین معلوم کیا کیا اوسمین تعبیہ کیا اور کس کس شئے کا
تزکیہ اور تصفیہ ہوا اہل عرفان فرماتے ہین کہ ہر ذرۂ خاک مین ایک دل نہان کیا اور
اوس دلکو محل جانان گردانا اور اوسکو نظر عنایت سے پرورش فرمائی اور الوان نعمت سے
نوازش اور توشہ خانہ کرم سے پوشش مرحمت کی اور نعمت خانہ فضل سے خورش
صحیح مسلم مین ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب تصویر کیئے گئے آدم علیہ السلام تو گرد
تصویر کے ابلیس دیکھتا پھرتا تھا کہ یہ کیا چیز ہے جب دیکھا کاواک تو معلوم کیا کہ
یہ اپنے نفس پر قادر نہین ہے یہ خیال کرکے خوش ہوا اور ایک روایت صحیح مین ہے
کہ فرشتونکو ارشاد ہوا کہ تم قالب آدم مین گھسکر ملاحظہ کرو جب فرشتے چلے تو ابلیس
سبکے آگے چلا اور قالب آدم مین پہونچا فرشتون نے بطریق سیر ان قالب کی

زیارت کی مگر قلب مین نہ جا سکے بعضی روایات مین ہے کہ ابلیس جب دروازہ
دہن سے قالب آدم مین داخل ہوا تو عجائب و غرائب قدرت الٰہی سے آراستہ پایا
اور اوس شہرستان علیین مین جو نفائس ملک اور ملکوت اور غیب و شہادت مین
متفرق دیکھے تھے جمع پاکر گرد محلات جوارح اور اعضا کے قدم حیرت سے پہر آیا
اور دیدہ عبرت سے دیکھتا اور دل پر پہونچا مگر قدم آگے نہ رکھہ سکا تب حسرت سے کہنے لگا
کہ اور تو سہل تہا مگر یہ مقام مشکل ہے اگر مجھکو آفت پہونچیگی تو اسی جگہ سے
اور اگر حضرت حق کو کام ہے تو اسی جگہ سے القصہ جب جسم شریف حضرت آدم
علیہ السلام نے لباس اختتام پہنا تو روح کو عالم امر سے حکم ہوا کہ قالب آدم مین
گہسکر مقام کاواک کو پر کردے روح بحکم الٰہی عالم نور سے آئی اور قالب کو
تنگ و تاریک دیکھکر رک رہی پہر ارشاد ہوا کہ داخل ہو اوسنے تامل کیا
پہر ارشاد ہوا کہ داخل ہو تب بہی توقف کیا پہر حکم ہوا کہ داخل ہو کراہت سے
اور نکلیگی بہی کراہت سے یعنی جسطرح داخل ہونیمین مبالغہ کرتی ہے اوسیطرح خارج
ہونیمین بہی مضایقہ کریگی بالجملہ بجبر و اکراہ اوسکو قالب آدم مین داخل فرمایا
روح کو داخل ہوتے ہی چہینک آئی اور بالہام الٰہی کلمہ الحمد للہ زبان پر جاری ہوا
حق تعالے نے جواب دیا یرحمک اللہ کذا رواہ الحاکم عن ابن عباس اور بعضے
اہل تحقیق فرماتے ہین کہ جسم شریف حضرت آدم چونکہ ظاہر مین تیرہ و تاریک
دکہلائی دیتا تہا اور روح عالم نور سے تہی سو وہ منزل ظلمانی سے خوف کرتی تہی

آسلیے شمع نور مبارک محمدی لگن پیشانی یا پشت ابو البشر مین روشن کرائی گئی
کہ ہر ایک زاویہ اوس مسکن کا پرتو اوس نور سے روشن ہوا اور روح فی الفور
دماغ مین داخل ہو کے سو برس تک پھرتی رہی بعد ازان آنکھونمین داخل ہوئی
آنکھین کھل گئین عرش پر نظر پڑی دیکھا تو اوسپر لکھا تھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بعد ازان کانونمین داخل ہوئی پھر بینی مبارک مین پھر دہان
اور زبان مین غرض جس جگہ روح پہونچتی جاتی تھی وہ مقام گوشت بنتا جاتا تھا اور اوسمین
حس و حرکت پیدا ہوتی تھی ؎

صَلُّوْا عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً * اَلْفُ الصَّلٰوةِ مَعَ السَّلَامِ وَآلِهِ

بعد ازان مضمون صدق مشحون اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ کے آسمان اور زمین
اور پہاڑ کو ندا دی گئی کہ جو کوئی قابلیت قبول اس ودیعت کبریٰ اور نعمت عظمیٰ کی
رکھتا ہو ہان لے آسمانون نے باین رفعت اور زمین نے بآن وسعت
اور پہاڑون نے باین صلابت اور جنون نے بآن زور و قوت بلکہ ملائکہ
ہفت آسمان نے کہ نعرہ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ کا مارتے تھے
اپنے مین تحمل اس بار گران کا نپایا سمجھے کہ کہین مراتب حاصلہ بھی ہاتھ سے
نجاتے رہین اپنے عجز کے معترف ہوئے انسان نے دیکھا کہ

میرے پاس ہے کیا جو جائے گا کمال تمنا سے عرض کی ؎
کر عنایت مجھے یارب امانت اپنی * اسمین جان تمنا سے پیار آتا ہے

اور زبان شوق سے اوسکی طرف دیکھکر کہنے لگا ؎

خواہ در دل سازو یا در دیں جا * ہر دو جاے تست یا بدر الدجے

اور مردانہ آگے اگر بلا مضایقہ اور مبالغہ اپنے دوش نیاز پر اوٹھا کر نعرہ

هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ مارنا شروع کیا ارشاد ہوا کہ اے خاکی دلیر تو نے اتنی طاقت

کہان پائی جو یہ گرانمایہ امانت اوٹھائی اوسنے زبان حال سے عرض کیا

کہ یہ بار گران تیری مدد سے اوٹھایا ہے حضرت ابو القاسم قشیری فرماتے ہین

کہ وہ امانت اور چیزون پر عرض کی گئی تھی اور انسان پر فرض وہان عرض تھی اور

یہان فرض تھی اوٹھالی گئی حضرت جنید فرماتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام کی

نظر عرض حق پر تھی نہ امانت پر لذت عرض مین اوسکے بوجہ کو بھولا آیا لا جرم

لطف ربانی نے زبان عنایت سے فرمایا کہ تیرا اوٹھانا کام ہے اور ہمارا سنبھالنا

تو نے جیسے طوع و رغبت سے ہماری امانت اوٹھائی ہے ویسے ہی ہمنے تجھکو

سرِ بلند کیا وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

اور فرمایا اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا وہ اپنے نفس پر نہایت ظلم کرنیوالا ہے

اور جو نفس پر جبر کرے یہ بار گران کب اوٹھا سکتا ہے اور جہول کہ جو کچھ دیکھتا

سنتا سمجھتا ہے وہ سب دائرۂ نفی مین داخل کرتا ہے اور مقام اعتراف مین سواے

اعتراف بجہل کے دم نہین مارتا روح الارواح مین ہے کہ ظلوم اور جہول

صیغے مبالغہ کے ہین یہ کلمے مدح کے ہین نہ ذم کے حضرت آدم علیہ السلام

اوس بار فوق الطاقت کو اپنی ہمت سے اوٹہایا کہا گیا تو نے اپنے نفس پر ظلم کیا
یہ نہ سمجہا کہ یہ بار گران ہے کہا مین غیر حق سے جاہل تہا آوازہ اوسکی ظلومی اور
جہولی کا پڑا اور سب اس بہید سے غافل تہے فتوحات مکیہ مین ہر کہ وہ ظلوم ہوتا
اگر بار نہ اوٹہاتا اور جہول ہے یعنی عالم کیونکہ نہایت مرتبہ علم باللہ کا اقرار ہے
اپنے جہل اور عجز کا معرفت حق سے کہ اَلْعِجْزُ عَنِ الْاِدْرَاکِ اِدْرَاکٌ
لطیفہ کرامت انسانی دو طرح پر ہے روحانی اور جسمانی جسمانی مؤمن اور کافر
سبکے لئے ہے جیسے پیدا کرنا طینت کا اور صورتگری رحم مین اور حسن صورت اور مزاج
قریب الاعتدال اور راستی قامت وغیرہ اور کرامت روحانی دو طرح کی ہے عام
اور خاص عام جیسے نفخ روح اور نکالنا صلب آدم سے اور سنانا قول اَلَسْتُ
بِرَبِّکُمْ کا اور قول و قرار عبودیت پر اور پیدا کرنا فطرت پر اور رسولونکا بہیجنا اور
کتابین نازل فرمانا اور مثوبات جنت کی ترغیب اور عقوبات دوزخ سے تخویف
اور اظہار قدرت اور دلائل معجزات اونکے لئے اور کرامات روحانیہ خاص ہین انبیا
اور اولیا اور مسلمانونکے لئے وہ یہ ہین نبوت اور رسالت اور ولایت اور ہدایت
اور ایمان اور اسلام اور ارشاد اور اخلاق اور آداب اور سیر الی اللہ اور فی اللہ اور
عبور مقامات پر اور ترقی مضائق ناسوتی سے بذریعہ جذبات لاہوتی کے اور
فنا انانیت سے اور بقا ہویت مین اسی سے کہتے ہین کہ ملک اور ملکوت مین
کوئی چیز آدمی سے بہتر نہوئی عالم ناسوت اوس سے وابستہ ہے اور عالم ملکوت مین

تصرف اوسکا جاری باوجود اسکے کہ وہ خاک ہی پر ہے لیکن سیر افلاک کی کرتا ہے
اور جسطرح صور منقشہ ایک آئینہ کی دوسری مین منعکس ہوتی ہین اوسیطرح بعد تصفیہ
وتجلیۂ قلب کے یہ بہی لوح محفوظ سے علم حاصل کرتا ہے یہانتک کہ ایک تجلی نور
اصل کی اوسکے دل پر ہوتی ہے کہ وہ خمیر کی طرح تمام جسم کو بتدریج اپنے رنگ مے
کر لیتی ہے اوسوقت یہ جسم خاکی عرش سی بہتر ہوجاتا ہے اور یہ اسطرح ہوتا ہے
کہ جب بسبب مجاہدہ اور ریاضت کے سب اجزا اپنے اپنے اقتضا اور تنازع سی
باز رہتے ہین تو اوسوقت وحدت باطنی حاصل اور واحد حقیقی سے نسبت کامل
ہوجاتی ہے یہانتک کہ صرف ذات سے باینہمہ کہ صفات وشیونات
کسی حال مین اوس سے منفک نہین ایک علاقہ پیدا کرتا ہے اور جمال ذات
اسوجہ سے کہ نظر طالب کی اوسپر مقتصر ہے بلا امتزاج صفات اور شیونات کے
آئینہ دل مین جلوہ فرماتا ہے یہانسے معانی حدیث اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ
عَلٰی صُوْرَتِہٖ کے بخوبی حل ہوئے کہ وہ ذات پاک صورت اور شکل سی منزہ ہے
مگر جو مرتبہ تنزیہ کے لئے کوئی صورت فرض کی جائے تو انسان کو وحدت مین
ایک مناسبت مجہول الکیفیت اوس صورت مفروضہ سے حاصل ہوگی ع
صَلُّوْا عَلَیْہِ بُکْرَۃً وَّعَشِیَّۃً * اَلْفُ الصَّلٰوۃِ مَعَ السَّلَامِ وَاَزْیَدُہ
جب خلعت تسلیم نور محمدی قامت باسعادت حضرت آدم علیہ السلام پر
ٹہیک ہوا اور جامۂ تفویض نور احمدی قد مبارک حضرت صفی اللہ پر زیبا ہوا

تو فرشتون نے اوس نور کو پیشانی یا پشت حضرت آدم علیہ السلام مین ودیعت رکھکر عہد لیا کہ اسکو اصلاب طاہرہ مین نقل کرتے رہو اور اونکا جسم نور کا پتلا بنایا اور واسطے تعظیم اوس نور کے حق جل وعلانے حضرت آدمؑ کو فرشتون سے سجدہ کرایا ہے

آدم مین اگر جلوہ جانانہ نہوتا ٭ مسجودِ ملائک کوئی بیگانہ نہوتا

اور اسماے مخلوقات سکہا کر ملاء اعلےٰ کا اوستاد بنایا۔

نکتہ ہمارے حضرت باوصف اسکے کہ مصداق لَوْلَاكَ اور حبیب پروردگار پاک ہین اور خطاب وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کوئی علم مین آپکا ہمپایہ نہین ویسے ہی اس دولت عنایت مین بہی کوئی آپکا ہمپلہ نہین مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ سے یہ تعلیم ہوتی ہے کہ وہ علوم جو آپکو عطا ہوئے وہ سرحدِ طلب اور کوشش سے پری تہے پہر اس ضمیمہ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا نے اوس عنایت کو اور دور تک پہونچایا پس چاہیے تہا کہ اگر حضرت آدم علیہ السلام مسجودِ ملائک ہوئے تہے تو آپ مسجود خلائق ہوتے اگر حضرت یوسف علیہ السلام مسجود برادران ہوئے تہے تو آپ مسجود جہان ہوتے سو اسکی کئی وجہین معلوم ہوتی ہین اول یہ کہ ملائکہ سے خلافت حضرت آدم علیہ السلام مین مخالفت اور اپنے استحقاق خلافت کی حقیت مین انانیت سرزد ہوئی تہی اور برادرانِ حضرت یوسف علیہ السلام سے بہی سرکشی پائی گئی تہی

لامحالہ اون لوگون سے سجدہ کرانا ضرور ہوتا تاکہ اونکی اوس شان فرعونیت کے بعد
جو اونکی ملکیت اور عصمت اور رعونت سے نمایان ہے یہ انکار موہم ظلم
اور ناحق شناسی نہو علاوہ اسکے ہمسرونکا مطیع بنانا اونکی سرکشی کے بعد ضرور ہوتا ہے
ملائکہ اور برادران حضرت یوسف ع سے دعوے ہمسری ہوا تہا ہمارے حضرت کے
سرکشون مین ایسا کوئی نتہا جو دعوے کمالات ہمسری کرتا کہ اوسکی تلافی
سجدہ سے کیجاتی دوسرے یہ کہ حضرت آدم اور ملائکہ مین اگر فرق تہا تو ایسا
جیسے ہر شخص مین ایک جدی فضیلت ہوا کرتی ہے اور برادران حضرت یوسف مین
وہ جو باہم شہزادون مین بدعوے تخت و آرزوے ولیعہدی ہوا کرتا ہی کہ یہی
باعث نقیض اور حسد باہمی کا ہوجاتا ہے پس ہمارے حضرت تو محبوب خاص
حضرت احدیت جل شانہ ہین اور ظاہر ہی کہ ع اللہ کی محبوب سے کسکو مجال ہمسری
آپ مین اور حضرات اکابر مین وہی فرق ہے جو محبوب شاہی اور خدام شاہی مین
ہوا کرتا ہے پس جیسے اونسے ہمسری محبوب نہین ہوسکتی ویسے حضرت کے
مقابلہ مین اگر حضرات انبیا علیہم السلام بہی ہوتے تو اونکو خواہش مساوات نہوتی
چہ جائے مطیعان امت تیسرے ارباب تحقیق فرماتے ہین کہ تجلی اولی الٰہی
جو مبدء تمامہ صفات کمال اور مبدء المبادی جمال و جلال ہے اوسکے ساتہ
آپکو نسبت قالب ہونیکی تہی پس جیسے تجلی اول عالم وجوب وجود مین حقیقۃ الحقائق ہے
ویسے قالب اوس تجلی کا بہی عالم امکان وجود مین حقیقۃ الحقائق ہے

اسلئے ملائکہ اور جنات اور بنی آدم اور حیوانات کمالات علمی اور عملی مین آپہی کے
دست نگر ہین جیسے ماہتاب اور ستارے کہ آفتاب کے دست نگر ہین پس یہ
سبکے سب آپہی زیر ہین انکی زیر گرانی کی حاجت نہین تہی جو ارشاد سجدہ کی
نوبت آتی اور نہ کچھ وہم خفا تہا جو اظہار کے لئے امر ادائے آداب خلافت کی
ضرورت ہوتی چوتہے یہ کہ مقام خلافت آپکے مرتبہ محبوبیت کے دیکھتے ادنے درجہ ہے
لامحالہ سجدہ خلافت کے اثبات مین پڑنا گویا ترقی کے بعد تنزل کا اختیار کرنا ہے
اسی سبب سے حضرت حق نے یہ جہگڑا ہی نرکہا پانچوین آپکو بوجہ کمال عبودیت کے
یہ تشابہ ظاہری عبد و معبود پسند نہ آیا بلکہ سجدۂ غیر کی بدولت اوس زمانہ کی
کم فہمون نے جو عابدونکو معبود سمجہ لیا تہا اور اور فسادات جو
ناشی ہوئے تہے وہ سب جانتے تہے پس بمقتضائے اوس احتیاط کے آپکو یہ سجدہ
قبول ہی نہوا نہ آپنے خواہش کی نہ حق تعالے نے عطا فرمایا الحق اس قدر
دور اندیشی بہی حضرت خاتمیت ہی کے حصہ مین تہی ؐ ۵

صلوا علیہ بکرۃ وعشیۃ + الف الصلوۃ مع السلام وازید

جب حضرت شیث علیہ السلام پیدا ہوئے اور حامل اوس نور کے ٹہرے
تو حضرت آدمؑ کو حکم ہوا کہ حضرت شیثؑ سے اسبات کا اقرار لین کہ اوس
نور کی حفاظت مین قصور نکرین اور کسی بدکار عورت کو ندین اسی طرح ہر زمانہ مین
اوس نور کی حفاظت [illegible] اور وہ نور موفور اسی طرح منتقل ہوتا ہوا آپ کے

جد امجد عبد المطلب اور اونسے آپکے والد ماجد عبد اللہ کو پہونچا ابو القاسم محمد بن عبد اللہ
بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصے بن کلاب بن مرہ بن کعب
بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس
بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہانتک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنا نسب شریف بیان کیا ہے اور آگے اوسکے مذکور نہیں مگر اسقدر ثابت ہے
کہ آپ حضرت اسمعیل اور حضرت ابراہیم کی اولاد میں ہین اور آپسے لیکر حضرت نوح
اور حضرت شیث اور حضرت آدم تک ہر ایک آبا و اجداد آنحضرت کے
صاحب وجاہت اور سخاوت اور شجاعت اور ریاست اور شرافت تھے حضرت
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جسوقت پیدا کیا
اللہ نے آدم کو ڈالا مجھکو پشت آدم مین زمین پر اور کردانا مجھکو پشت نوح مین
بیچ کشتی کے اور ڈالا مجھکو نمرود کی آگ مین ساتھ ابراہیم کے پس ہمیشہ نقل کرتا رہا
مجھکو اصلاب طیبہ سے طرف ارحام طاہرہ کے یہانتک کہ پیدا کیا مجھکو میری
مان باپ سے اور اون لوگون نے کبھی بدکاری نہین کی **نقل** ہے کہ
جس شب عبد اللہ پیدا ہوئے تو اہل کتاب کہ ہمیشہ سے منتظر ظہور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے تھے اور استفسار آپکے نور کے ظہور کا کرتے رہتے ہے اون لوگون نے
شام مین آپسمین خبر دی کہ اس رات کو پدر پیغمبر آخر الزمان مکہ مین پیدا ہوئے
یہود کو جب ولادت عبد اللہ کا علامتون آسمانی سے یقین ہوا تو اونکی

عداوت پر کمر باندہی اور کئی بار بقصد قتل اونکے گے گرد آئے حقتعالی نے
برکت نور محمدی انکو اونکے شر سے محفوظ رکھا اور غیب سے عبد اللہ کی
پرورش ہوتی رہی پھر جب وہ جوان ہوئے تو کمالِ حسب اور جمالِ نسب اور
لطف گفتار اور نیک کردار اور مکارم اخلاق اور محاسن اعمال اور شمائل مطبوع
اور حرکات موزون مین جوانان قریش مین ممتاز تھے اور خوبی اور ملاحت مین
یگانہ آفاق نور کوکبہ محمدی اونکی طلعت زیبا سے ظاہر تھا اور شعاع
آفتاب احمدی اونکے چہرہ دلفروز سے باہر عورتین قوم کی اونکے حسن
وجمال کی عاشق تھین مگر یہ بتوفیق ربانی اور تائید سبحانی
کسی کی طرف متوجہ نہوتے اور دامن ہمت کو نجاست تہمت سے پاک
رکھتے آخر عبد المطلب نے فتنہ برا دیکھکر عبد اللہ کا نکاح آمنہ بنت
وہب ابن عبد مناف کے ساتھہ کہ زمانہ مین ایسی عقلمند اور ہوشیار
اور صاحب حسن وجمال کوئی عورت قبائل عرب مین نتھی کر دیا
بعد اوسکے عبد اللہ ایک دن جاتے تھے راستہ مین ایک عورت سے
کہ جمال اور کمال مین یگانہ روزگار اور مال ومنال مین بھی خوشحال تھی
ملاقات ہوئی وہ کتب آسمانی پڑہی ہوئی اور علم کہانت مین کاملہ تھی اور
جانتی تھی کہ وہ نور باسرور عبد اللہ مین ہے اوسپر فریفتہ ہوئی اور کہنے لگی
کہ اگر تم مجھسے قربت کرو تو سو اونٹ جو تمہاری قربانی مین صرف ہوئے ہین

مین تمکو دو دن آپنے انکار کیا اسیطرح دوسرے دن ایک اور عورت مرہ خثعمیہ نام کہ علم کہانت
مین مہارت تام رکہتی تہی اوسنے بہی یہی کہا عبد اللہ اوسکے دام مین بہی نہ آئے
اور بہانہ سے گہر آکر اپنی بی بی سے ہم بستر ہوئے نور محمدی سے رحم آمنہ اوسی شب
مشرف ہوا عبد اللہ کو اوس عورت کی بات یاد آئی دوسرے روز اوسکے پاس گئے
اور کہا کہ کچہہ اوس بات کا تجہے دہیان ہے اوسنے جو چہرہ عبد اللہ پر نظر کی اور
وہ نور چمکتے نہ دیکہا کہا جا تین زانیہ و بدکار نہین مینے وہ نور تیری پیشانی مین
دیکہکر چاہا تہا کہ اپنے پیٹ مین لیلون اب وہ تجہمین نہین پاتی مجکو تجہسے کچہ سروکار
نہین پر سچ بتاؤ کہ میرے پاس سے جاکر تمنے کیا کام کیا اونہون نے کیفیت
بیان کی اوس عورت نے کہا مینے چاہا تہا کہ وہ نور اپنے پیٹ مین لیلون
مگر خدا نے انکار کیا اور جہان مقدر کیا تہا وہین پہونچایا
تاکید کرو اپنی بی بی کو کہ حفاظت اوسکی ضرور ہے ٥

صَلُّوا عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً
اَلْفَ الصَّلٰوةِ مَعَ السَّلَامِ وَاَذْكُرْ

لکہا ہی کہ جس رات کو استقرار نطفۂ زکیۂ احمدیہ اور ایداع درۂ محمدیہ صدف
رحم آمنہ مین ہوا تمام فرشتے زمین اور آسمان کے خوشی مین آئے اور ملک
اور ملکوت مین ندا دی گئی کہ عالم کو انوار قدس سے منور اور طرح طرح کی

خوشبوؤن سے معطر کرین اور داروغہ بہشت کو حکم ہوا کہ دروازے بہشت کے
کہولے اور تمام آسمان وزمین کو بشارت دی گئی کہ نور محمدی نے آجکی رات رحم مادر مین
قرار پکڑا قریب ہی کہ وہ مصدر تمامی خیرات وبرکات اور مجمع جمیع کرامات اور
سعادات باعث ایجاد عالم اصل اصول نوع بنی آدم عالم ظہور مین جلوہ افروز ہو اور
تمام عالم کو اپنے نور اور نعمتون اور بخششون سے منور اور مشرف کرے
عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہی کہ جانور قریش کے اوس شب کو باتین کرنے لگے
اور کہنے لگے کہ آمنہ حاملہ ہوئین اور اونکے پیٹ مین نبی آخر الزمان آیا قسم
رب کعبہ کی کہ وہ امان دنیا اور چراغ ہر ملت اور مذہب کا ہی اور کئی برس سے
قریش قحط سالی سے تنگی اور تکلیف مین تھے جانور دُبلے اور درخت خشک
ہوگئے تہے جب آمنہ حاملہ ہوئین تو پانی برسا درخت سرسبز اور جانور فربہ ہوئے
اور خیر وبرکت اوس سال سے بہت ہی ظاہر ہوئی آمنہ فرماتی ہین کہ
ایام حمل مین کوئی اذیت اور تکلیف اور بد مزگی طبیعت اور ضعف اور درد اور
بوجھہ اور اور کوئی علامتون حمل سے جیسے اور عورتونکو ہوتی ہین مجہپر
ظاہر نہ تہی اور چھہ مہینہ تک معلوم نہوا کہ مین حاملہ ہون ناگاہ ایک شخص نے
میرے پاس اکر کہا کہ اے آمنہ تو جانتی ہی کہ تجکو حمل ہی مینے کہا نہین اوسنے کہا کہ تو حاملہ
ہوئی اور بہترین خلق تیرے پیٹ مین ہی اوسدن مجکو معلوم ہوا کہ مین حاملہ
ہون پہر تو ہر مہینہ مین ایک آواز آسمان وزمین سے سنتی تہی کہ بشارت ہو

تجکو اے آمنہ کہ وقت ظہور ابو القاسم محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب آیا ہے
اور جب دن وضع حمل کے قریب پہونچے تو دیکھا مینے کہ وہی کہنے والا کہتا تہا
کہ کہہ اے آمنہ مین سونپتی ہون اوسکو اللہ واحد صمد کو ہر حاسد کی برائی سے
اور جب یہ لڑکا پیدا ہو تو اسکا نام محمد رکہنا سبحان اللہ جب دبدبہ حمل کہ مقدمہ ظہور
اور مبشر وجود شریف صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہہ تہا تو حالت ولادت کی جو بالفعل
وقت ظہور اوس سعادت اور زمان بروز اوس برکت کا ہی کیا ہوگی **شعر**

صلوا علیہ بکورۃ وعشیۃ ✦ الف الصلوٰۃ مع السلام وازید

فائدہ نفیسہ جو بعضے محدثین نے شب میلاد کو شب قدر سے افضل کہا ہے
تو اصل یہ ہی کہ فضیلت شب قدر کی سب راتون پر منصوص ہی اور ثابت ہی بچند وجوہ
پہلے اوترنا ملائکہ اور ارواح کا زمین پر اسمین دوسرے تجلی حقتعالی کی اس شب مین
شام سے صبح تک آسمان اول پر تیسرے نزول قرآن کا لوح محفوظ سے
آسمان اول پر اس شب مین اور آثار اسی فضیلت سے ہی کہ تسکین اور تسلی
امت محمدیہ کے لئے عبادت اس شب کی باعث ثواب عبادت زائد ہزار
مہینہ سے ہی قال اللہ لیلۃ القدر خیر من الف شہر اور احادیث مین تاکید
احیاے شب قدر کی آئی ہی اور جنہون نے شب میلاد کو فضیلت دی ہے
اونکی غرض یہ نہین کہ عبادت شب میلاد باعث ثواب عبادت زائد ہزار ماہ کی
ہی کیونکہ امر ثواب وعقاب توقیفی ہی جبتک شارع سے اس باب مین کوئی نص

شب میلاد شریف کی افضلیت نہ پائیجائے تو کیونکر کوئی بات نسبت ثواب قرار دیجائے مگر فضیلت شب میلاد شریف کی
شب قدر پر او سکے افتخار ذاتی سے آگے حضرت رب العالمین کے شب قدر پر ہے
قصیدہ ہمزیہ فی احوال خیر البریہ مین ہی کہ تتباھی بک الغفود شیخ عبد الحق محدث
ما ثبت بالسنۃ مین لکھتے ہین کہ جب ہمنے یہ کہا کہ حضرت پیدا ہوئے شب مین
تو وہ شب شب قدر سے بلاشبہ افضل ہوگئی کیونکہ شب مولد آنحضرت شب
ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے ولیلۃ القدر معطاۃ لہ وما
تشرف بظہور ذات المشرف من اجلہ اشرف مما شرف
بسبب ما اعطیہ ولان لیلۃ القدر تشرف بنزول الملائکۃ
فیہا ولیلۃ المولد شرفت بظہورہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولان لیلۃ القدر وقع التفضیل فیہا علی امۃ محمد ولیلۃ
المولد وقعت التفضیل فیہا علی سائر الموجودات انتہی اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ ازمنہ
وامکنہ مشرف ہین بشرف اوس شخص کے جو اونمین ہو اور اون چیزون کے
جو اونمین ہون مزایا اور کمالات سے اسیواسطے لکھا بعضون نے کہ شب میلاد
افضل ہی شب قدر سے انتہی اور کہا ابن حجر مکی ہیثمی نے نعمۃ الکبریٰ علی العالم بولادۃ سید
ولد آدم مین کہ اگر فضیلت سے مراد تضاعف ثواب عبادت ہی تو شب قدر افضل ہی
بورود نص القرآن بتضاعف ثواب العبادۃ فیہا دون لیلۃ المولد اور اگر اسکے سوا
اور کچھ مراد ہی تو شب ولادت افضل ہی انتہی ملخصاً غرض فضلیت شب میلاد اس بنا پر ہی

کہ لیلۃ القدر مشرف ہوئی بطفیل حضرت کے کیونکہ اگر آپ نہوتے تو آپکا ماسوا
پیدا نہوتا اور شب ولادت مشرف ہوئی آپکی ولادت سے فکانت اُخریٰ بالفضلِ

وقت ولادتِ باسعادت

پیش از ہمہ شاہانِ غیور آمدہ ✤ ہر چند کہ آخر بظہور آمدہ
اے ختمِ رسل قربِ تو معلوم شد ✤ دیر آمدۂ زراہ دور آمدۂ

مولد ابن جوزی مین لکھا ہی کہ جب وقت ظہور گلِ گلزار رسالت اور سرو جوئبار
ولادت کا نزدیک ہوا تو چمن پیرائے عالم نے آسمان کے جانب یون حکم فرمایا
وَنَادٰی بِلِسَانِ الْحَالِ یَا عَرْشُ تَبَرْقَعْ بِالْاَنْوَارِ یَا کُرْسِیُّ تَدَرَّعْ بِالْاِفْتِخَارِ
یعنے ندا فرمائی زبان حال نے کہ اے عرش برقع پہن لے نور کا اور اے
کرسی چادر اوڑھ لے فخر کی یَا سِدْرَۃَ الْمُنْتَهٰی تَبَلَّجِیْ وَ یَا حُوْرُ الْقُصُوْرِ اَشْرِفِیْ
اے سدرۃ المنتہی روشن ہو جا اور اے حورو کوٹھونکی بلندی پر بیٹھو
یَا مَلٰٓئِکَۃُ تَمَنْطَقُوْا بِالْعَرْشِ حُفِّیْ اے فرشتو کمر باندہو اور عرش کی
آراستگی کرو یَا رِضْوَانُ اِفْتَحْ اَبْوَابَ الْجِنَانِ اے رضوان کھول دروازہ
بہشتون کے وَ یَا مَالِکُ اَغْلِقْ اَبْوَابَ النِّیْرَانِ اے مالک دروازے
دوزخ کے بند کرے عثمان بن ابے العاص اپنی مان فاطمہ بنت عبداللہ
ثقفیہ سے روایت کرتے ہین کہ جسوقت آمنہ کو آثار وضع حمل کے ظاہر ہوے
تو میری مان اونکی خدمت مین حاضر تہین فرماتی ہین کہ اوسوقت نظر کی ستارونکی

طرف آسمان کے کیا دیکھتی ہون کہ تارے زمین کیجانب میل کرتے ہین ایسے کہ گر
زمین پر گر پڑین اور اوسوقت عجیب طرحکی آوازین سنائی دیتی تہین اور ہاتف
غیب جانب زمین باواز بلند اسطرح ندا کرتا تہا کہ یَا جَبَلَ اَبِیْ قُبَیْسٍ ھٰذَا
صَاحِبُ الْمَسَرَّۃِ وَالْکَبِیْسِ اے پہاڑ ابوقبیس کے یہ صاحب ہے خوشی اور عقل کا
یَا جَبَلَ حِرَیْ ھٰذَا مَوْلَدُ خَیْرِ الْوَرٰی اے پہاڑ حری کے یہ جگہہ پیدا ہونے
خیر الوری کی ہی یَا جَبَلَ عَرَفَاتِ ھٰذَا الْمُنْجِیْ مِنَ الْمُہْلِکَاتِ اے پہاڑ عرفات کے
یہ نبی برگزیدہ نجات دینے والا ہی تمام سب کو ہلاکتوں سے یَا مَسْجِدَ الْخَیْفِ
قَدْ اَتَتْکَ اَکْرَمُ الضَّیْفِ اے مسجد خیف کی تحقیق تجہین آنیوالا ہی ایک
مہمان عظیم الشان یَا اَھْلَ مِنَا قَدْ حَصَلَ لَکُمُ السُّرُوْرُ وَالْھَنَا اے لوگو منا کے
بالتحقیق حاصل ہوئی واسطے تمہارے نہایت خوشی یَا مَرْوَۃَ وَالصَّفَا ھٰذَا النَّبِیُّ
الْمُصْطَفٰی اے مروہ اور صفا یہ نبی ہی ہمارا برگزیدہ یَا قُبَّۃَ زَمْزَمَ ھٰذَا النَّبِیُّ الْاَعْظَمُ
اے قبہ زمزم کے یہ نبی ہی بہت بڑا اِفْتَخِرِیْ یَا سَمٰوَاتِ بِصَاحِبِ الْاٰیَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ
فخر کرو تم اے آسمانو ساتہہ صاحب نشانیون اور معجزات کے یَا اِفْتَخِرِیْ
یَا اَرْضِیْنَ بِسَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فخر کرو تم اے زمینو ساتہہ سردار اگلون اور
پچھلون کے آمنہ فرماتی ہین کہ جب مجکو دردزہ شروع ہوا تو عبدالمطلب
طواف کعبہ مین مصروف تہے مین اکیلی گہر مین تہی آواز دہشت ناک میرے
کانمین آنے لگی مجہے بڑا خوف معلوم ہوا گہبرا کر خدا کی جناب مین رجوع کی کہ کاش

بیٹیان عبدمناف کی اسوقت میرے پاس ہوتین کہ اس تنہائی مین میرا دل بہلاتین کہا
دیکھتی ہون کہ عورتین خوبصورت اسقدر حاضر ہوئین کہ سارا گھر بہر گیا کہنے لگین ہم
حورین ہین حقتعالی نے ہمکو تمہاری خدمت کے لئے ای آمنہ بہیجا ہی اور ہم سب تیرے
فدا ہین پہر مینے دیکھا کہ گویا بازو مرغ سفید کے میرے سینہ پر ملے گئے وہ خوف
مجہسے زائل ہوا پہر وہ صورت ایک جوان خوش شکل کی ہو گئی پہر دیکھا مینے ایک
پیالہ شراب طہور کا سفید زیادہ دودھ سے میٹھا زیادہ شہد سے رکھا ہی مجہسے کہا
پی مینے پیا کہا خوب سیر ہو کر پی مینے خوب سیر ہو کر پیا پہر اوسنے میرے پیٹ کیطرف ہاتھہ پہیلایا اور
اوسکو مس کرنے لگا اور کہنے لگا اِظْهَرْ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ اِظْهَرْ یَا رَحْمَةً
لِلْعَالَمِیْنَ اِظْهَرْ یَا فَخْرَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ اِظْهَرْ یَا اَنِیْسَ الْغَرِیْبِیْنَ
اِظْهَرْ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ اِظْهَرْ یَا رَاحَةً لِلْعَاشِقِیْنَ اِظْهَرْ یَا مُرَادَ الْمُشْتَاقِیْنَ
اِظْهَرْ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اِظْهَرْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِظْهَرْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِظْهَرْ
یَا جَدَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدُ
ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٌ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ فَظَهَرَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
کَالْبَدْرِ الْمُنِیْرِ دوشنبہ کے دن بارہوین تاریخ ربیع الاول کو
صبح صادق کیوقت وہ خورشید فلک رسالت ماہ سپہر نبوت مکمن غیب سے عالم
شہادت مین آکر سایہ گستر فرق امت ہوا

ابیات

وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُهٗ لَا یُوْلَدُ ٭ وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَخَدُّهٗ یَتَوَرَّدُ

وُلِدَ الْحَبِيْبُ مُكَمَّلًا وَّمُطَيَّبًا | وَالنُّوْرُ مِنْ وَّجَنَاتِهٖ يَتَوَقَّدٗ
هٰذَا اِمَامُ الْمُرْسَلِيْنَ حَقِيْقَةً | هٰذَا خِتَامُ الْاَنْبِيَاءِ وَسَيِّدٗ
هٰذَا الَّذِيْ خُلِعَتْ عَلَيْهِ مَلَابِسٌ | وَنَفَائِسٌ فَنَظِيْرُهٗ لَا يُوْجَدٗ
يَا عَاشِقِيْنَ تَوَلَّهُوْا فِيْ حُبِّهٖ | هٰذَا هُوَ الْحُسْنُ الْجَمِيْلُ الْمُفْرَدٗ
قَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ السَّمَآءِ بِاَسْرِهِمْ | وُلِدَ الْحَبِيْبُ وَمِثْلُهٗ لَا يُوْلَدٗ

سبحان اللہ ایسا بدر منیر افق عرب سے طالع ہوا کہ عرش سے فرش تک نور ایمان سے منور ہو گیا نام و نشان ظلمت کفر کا باقی نرہا اجنہ و شیاطین آسمان جانے سے باز رہے علم کہانت اوٹھہ گیا بت روے زمین کے مونہہ کے بہل گر پڑے اور تمام بادشاہون کے دل لرزنے لگے عبد المطلب سے منقول ہی کہ مین شب ولادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجاورت کعبہ مین مصروف تہا نصف شب جب گذری تو کعبہ مقام ابراہیم پر سجدہ مین گرا اور در و دیوار سے آواز آتی تہی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ رَبُّ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى اَلْاٰنَ قَدْ طَهَّرَنِيْ رَبِّيْ مِنْ اَنْجَاسِ الْاَصْنَامِ وَاَرْجَاسِ الْمُشْرِكِيْنَ یعنے اللہ بزرگ ہی جو پروردگار محمد مصطفے کا ہی اب اوسنے مجہے پاک کر دیا نجاست بتون اور خباثت مشرکین سے اور غیب سے آواز آئی کہ بجداے کعبہ کعبہ مقبول ہوا اور مسکن محمدؐ کا گردانا گیا اور مینے اپنی آنکہہ سے دیکہا کہ مورتین گرد کعبہ والی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئین اور ہبل مونہہ کے بہل گر پڑا اور غیب سے ندا ہوی کہ محمدؐ آمنہ سے پیدا ہوئے

یہی حالت دیکھکر آمنہ کے گھر کیطرف متوجہ ہوا سارا گھر نور سے بھرا نظر آیا آمنہ کی پیشانی
مین وہ نورِ تابانِ مصطفےٰ نہ دیکھا پوچھا کہ اے آمنہ وہ نور کھان گیا ہی اونہون نے
فرمایا کہ مینے بیٹا جنا ہی عبدالمطلب نے بشوق تمام کھا یہان جلد لاؤ کہ مین اوس سے
مشرف ہون بولین توقف کیجیے کہ ابھی آپ اوسکو نہین دیکھہ سکتے کیونکہ
جسوقت حضرت پیدا ہوئے تو ایک شخص آیا کہ قد و قامت اوسکا خرمہ کے
درخت کے برابر تھا اوسنے کہا کہ اس لڑکے کو باہر نہ نکالنا اور تین دنتک
کسی آدمیکو نہ دکھلانا اس سبب سے مجبور ہون تب عبدالمطلب نے ننگی تلوار
کھینچ کے کہا کہ مین تجکو مار ڈالونگا یا اپنے آپکو نہین جلد میرے فرزند کو دکھلا
ناچار آمنہ نے وہ مکان جسمین حضرت جلوہ فرما تھے بتایا عبدالمطلب گئے دیکھا
کہ ایک مرد با شوکت اور ہیبت شمشیر برہنہ ہاتھہ مین لیئے کھڑا ہی اوسنے کہا
اے عبدالمطلب تو کہان آیا یہ بولے کہ اپنے نور بصر کو دیکھنا چاہتا ہون اوسنے
کہا اے عبدالمطلب جب تک ملائکہ آسمان اور زمین اوسکی زیارت سے
مشرف نہولین تب تک کسی بشر کو اجازت نہوگی کہ وہ اوسکو دیکھے
عبدالمطلب اس بات کے سُنتے ہی کانپ گئے اور تلوار ہاتھہ سے گر پڑی
اور کانپتے ہوے باہر بھاگے چاہا کہ اس معاملہ سے قریش کو اطلاع کرون
مگر طاقت بیان باقی نرہی پھر بعد اسکے جب عبدالمطلب نے حضرت کو دیکھا
تو نہایت خوش ہوے اور بیت اللہ مین لیگئے اور خدا کی پناہ مین سونپا

اور محمد نام رکہا اور دروازۂ کعبہ پر کہڑے ہوکر خدا کا شکر کیا پہر آپکو بحفاظت آمنہ کے
پاس لائے اور حفاظت کیواسطی نہایت تاکید کی اور کہا کہ اے آمنہ آگاہ رہو کہ میرے
اس فرزند کی شان عظیم ہوگی اور اسکا مرتبہ بلند ہوگا مطالع المسرات مین لکہا ہی کہ
اللہ جل جلالہ نے دو ہزار برس خلقت سی پہلے یہی حضرت کا نام رکہا تہا
جو عبد المطلب کی زبان سے نکلا بعضے قریش نے پوچہا کہ تمہارے اجداد مین سے کیسیکا
نام نہین ہوا ہی تمنے یہ نام کیون رکہا عبد المطلب نے کہا اسواسطے کہ اللہ تعالے
اوسکی تعریف کرے اور اہل زمین اوسکی ستایش مین مصروف ہون عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سے منقول ہی کہ وادی فاطمہ مین ایک راہب شام کا رہنے والا تہا
وہ کہتا تہا کہ اے اہل مکہ نزدیک ہی کہ تم مین ایک لڑکا ایسا پیدا ہو کہ سب عرب
اور عجم والے اوسکی تابعداری کرین اور یہ زمانہ اوسکی پیدایش کا ہی چنانچہ
جو لڑکا مکہ مین پیدا ہوتا وہ راہب اوسکا حال پوچہتا تہا جسدن آپ پیدا ہوئے
تو عبد المطلب نے اوسکو آپکی ولادت کی خبر پہونچائی اوسنے کہا یہ وہی لڑکا ہی
جسکی پیدا ہونے کی خبر مینے تمکو دی تہی اے عبد المطلب اوسکا نام
کیا رکہا گیا کہا محمد اوسنے کہا واللہ مین جانتا تہا کہ جب وہ لڑکا پیدا ہوگا
تو تین باتین اوسمین ہونگی ایک پیدا ہونا اوسکا کل کی رات دوسرے
وہ رات دوشنبہ کی ہوگی تیسرے اوسکا نام محمد ہوگا عثمان بن ابی العوف
اپنی مان سے کہ اونکا نام شفا تہا نقل کرتی ہین کہ آپکی ولادت کیوقت

ہین آمنہ خاتون کے پاس تہی آپ میرے ہاتہون پیدا ہوئے اوسیوقت آپنے
الحمد للہ کہا کہ مینے اوسکے جواب مین یرحمک اللہ کہا اور حضرت کے نور سے مشرق سے
مغرب تک روشن ہو گیا مینے اوسی روشنی مین مکانات دیکہے اور خوف
ولرزہ مجہپر طاری ہوا بعد اوسکے ایک نور داہنی طرف سے پیدا ہوا اور کوئی
کہتا تہا کہ کہان لیگیا اوسکو دوسرے نے جواب دیا کہ مغرب کی طرف اور سب متبرک
جگہون مین مینے اوسکو پہرایا پہر بائین طرف سے ایک نور ظاہر ہوا اوسمین بہی
کہنے والا کہتا تہا کہ اوسکو کہان لیگیا تہا کہا مشرق کیطرف اور متبرک
مکانون مین اوسکو پہونچایا اور روبرو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے لیگیا
اونہون نے سینہ سے لگایا اور بہت دعائین دین اور یہ کہتی ہین کہ
مینے ہمیشہ اس حدیث کو یاد رکہا جب آپ نبی ہوئے تو مین فوراً ایمان
لائی اور اور ایسے واقعات بہت سے ہین جنکا ذکر کرنا خالی از طول نہین
جسکو شوق ہو کتب سیر کی سیر کرے حق یہ ہی کہ ثناء وصفت اوس
حبیب کبریا کی کوئی کہانتک کر سکتا ہے اور کیا کر سکتا ہی آری شعر
خلق از بیان وصف تو کردن تقصر است ✤ پروردگار خلق بداند کمال تو
اب ختم کلام حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث کے قصیدہ
ہمزیہ کے ان اشعار پر مناسب مقام جانتا ہون اشعار
وَاٰخِرُ مَا لِمَادِحِہٖ اِذَا مَا ✤ اَحَسَّ الْعَجْزَ عَنْ کُنْہِ الثَّنَاءِ

يُنَادِي ضَارِعًا بِخُضُوعِ قَلْبٍ	وَذُلٍّ وَابْتِهَالٍ وَالْتِجَاءِ
رَسُولَ اللهِ يَا خَيْرَ الْبَرَايَا	نَوَالَكَ أَبْتَغِي يَوْمَ الْقَضَاءِ
إِذَا مَا جَلَّ خَطْبٌ مُدْلَهِمٌّ	فَأَنْتَ الْحِصْنُ مِنْ كُلِّ ابْتِلَاءِ
إِلَيْكَ تَوَجُّهِي وَبِكَ اسْتِنَادِي	وَفِيكَ مَطَامِعِي وَبِكَ الرَّجَاءِ

اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ السَّالِكِينَ لِنَهْجِهِ الْقَوِيمِ اجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ أُمَّتِهِ وَاسْتُرْنَا بِذَيْلِ حُرْمَتِهِ وَاحْشُرْنَا غَدًا فِي زُمْرَتِهِ وَاسْتَعْمِلْ أَلْسِنَتَنَا فِي مَدْحِهِ وَنُصْرَتِهِ وَأَحْيِنَا مُتَمَسِّكِينَ بِطَاعَتِهِ وَمَحَبَّتِهِ وَأَمِتْنَا عَلَى سُنَّتِهِ وَجَمَاعَتِهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ الْمُخْتَارِ وَآلِهِ الْأَطْهَارِ وَأَصْحَابِهِ الْأَخْيَارِ كَفِّرْ عَنَّا الذُّنُوبَ وَالْأَوْزَارَ وَاحْرُسْنَا عَنْ جَمِيعِ الْمَخَاوِفِ وَالْأَخْطَارِ وَاجْمَعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فِي دَارِ الْقَرَارِ وَتَقَبَّلْ مِنَّا مَا قَدَّمْنَا مِنْ يَسِيرِ أَعْمَالِنَا فِي الْإِعْلَانِ وَالْإِسْرَارِ وَارْحَمْنَا بِرَحْمَتِكَ وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ

تَمَّتْ

تقریظ خاتمۃ الطبع چکیدۂ خامۂ عنبرین شمامۂ منشی محمد امیر اللہ تسلیم شاگرد محمد اصغر علی خان نسیم دہلوی

حمدِ بے پایان وستایشِ بیکران آفریدگارِ دو جہان کو سزاوار ہے جسنے علمائے ظاہر و باطن کو واسطے تعلیمِ علمِ شریعت اور تلقینِ طریقۂ طریقت کے کتمِ عدم سے عالمِ ظہور مین جلوہ گر فرمایا اور اونکے فیضِ صحبت وبرکتِ ہدایت سے گمگشتگانِ وادیِ ضلالت وآوارگانِ کوہِ بدعت کو راہ مستقیم ومنزل مقصود پر لاکر مژدۂ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي سنایا کبھی اوسکی ذات وصفات مین بسبب حوادثِ زمانہ کے کسی وقت کسی طرح کے تغیر و تبدل کو بار نہین ہیژدہ ہزار عالم کو اوسکے اقرار وحدانیت سے انکار نہین کو نین بے اسباب و مادہ محض اپنی قدرتِ کاملہ سے پیدا کیے زمین و آسمان و دریا و صحرا مین ہزارہا آثارِ صنعت ہویدا کیے انبیا علیہم السّلام کو ایسے ایسے معجزے عطا کیے کہ جنکو دیکہکر بڑے بڑے حکمائے فلاسفہ اور علمائے ادیانِ باطلہ پشیمان ہوئے اور کیا ر رحمہم اللہ کو خلعتِ خلّت سے متخلّع فرماکر ایسی ایسی کرامتین مرحمت فرمائین کہ جنکے مقابلے مین استدراجِ منکرانِ دینِ خدا ے بزرگ بازیچۂ طفلان نظر آیا اور وہ مراتبِ اعلیٰ ومدارجِ اقصیٰ عنایت کیے کہ بنگامِ نظر

حیرت سے اہلِ بصیرت کو نقشِ تصویر بنایا نعتِ بیحد و ثناے لاتعداد اس قافلہ سالار
شریعت کو لائق ہی جو تمام انبیاے ماسبق سے مراتب و مناصبِ رسالت مین بدرجہا
فائق ہی جملہ انبیاء علیہم السلام فقط اپنی قوم پر مبعوث کیے گئے ہمارے نبی حبیبِ خدا
محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا تمام عالم کے پیشوا قرار دیے گئے ترکِ نفسانی کا وہ
حال کہ حق سبحانہ و تعالے نے فرمایا مَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی
قربِ الی اللہ کی وہ شان کہ قرآن مجید مین آیا فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی مصقلۂ
تیغِ جہاد سے آئینۂ جہان سے زنگِ کفر کو ایسا مٹایا کہ بے تکلف اعمےٰ کو بھی چہرۂ ایمان
نظر آیا توحید کو چمکایا شرک کو مٹایا دعوتِ اسلام عالمگیر ہوئی اصنام و اوثان کی
برگشتہ تقدیر ہوئی لات و عزیٰ خدا کے گھر سے نکالے گئے بتخانے دلِ کفار کی
صورت توڑ ڈالے گئے ہر طرف شورِ اذان بلند ہوا ناقوس نوازون کا دم بند ہوا
کفار گھبرائے سیکڑون حیلے اوٹھائے آپ نے ہزارون معجزے دکھائے مگر جو شقی ازلی تھے
ایمان نہ لائے منقبت آلِ اطہار و اصحابِ کبار سے تر زبان ہون کہ جنکو سرورِ عالم صلی اللہ
علیہ و سلم نے سفینۂ نجات و نجومِ ہدایت فرمایا آنکی جہدِ موفور و سعیِ مشکور سے
دینِ اسلام نے مشرق سے مغرب تک مانندِ آفتاب و ماہتاب کے فروغ پایا تیغ
جہاد سے سیکڑون قلعے فتح کیے شاہانِ بت پرست کے تخت اولٹ دیے

کی پیروی عینِ پیروی سرورِ کائنات ہی انکی محبت و دوستی کونین مین باعث
نجات ہی اَللّٰھُمَّ اخْتِمْ لَنَا بِالْخَیْرِ وَالسَّعَادَۃِ وَلْیَصِلْ قَوْلِنَا ھُوَ الشَّھَادَۃِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن
بعد حمد و نعت کے نام آورِ عالمِ گمنامی بلند نشینِ بزمِ پست مقامی زلہ ربائے خوانِ اربابِ طبعِ سلیم
محمد امیر اللہ تسلیم مشتاقانِ جمالِ محمدی و والہانِ حسنِ احمدی کو نیا فرزدہ روح افزا
سناتا ہے نویدِ مسرت بخش جان زبان پر لاتا ہی کہ جناب فیضمآب مہرِ سپہرِ شریعت عالم
علمِ طریقت حقیقت آگاہ معرفت دستگاہ محبِ ساقی کوثر مولانا حافظ علی انور قلندر
کاکوروی مدظلہم نے چار نسخے میلادِ شریف کے تصنیف فرمائے جسکے نسیمِ فیض
مطالعہ سے اربابِ شوق و اصحابِ ذوق وجد میں آئے سبحان اللہ کیا تحقیق
و تنقیح ہے کہ جو روایت نقل فرمائی ہی نہایت صحیح ہی نقطہ نقطہ خالِ رخسارِ حور سے
خوشنما زیادہ ہی ہر سطر زلفِ محبوبانِ دلکش سے دلربا زیادہ ہی بالفعل نسخہ چارمین
بغرضِ استفادۂ اہلِ اسلام ریاست رامپور مطبع سرکاری مین آیا باہتمام مجموعۂ
اخلاقِ حمیدہ معدنِ شمائلِ پسندیدہ مسعود منش خجستہ آئین منشی محمد وسیم الدین
منصرمِ مطبع چھپکر برکت افزای اہلِ جہان ہوا اکثر مریدانِ با اعتقاد و دوستانِ
نیک نہاد نے قطعات تاریخ تصنیف و طبع موزون فرمائے آخر کتاب مین
سمتِ اندراج پائے اللہ تعالی درجۂ قبول عنایت کرے ہر نسخہ کو مرمۂ چشم بصیرت کرے

قطعاتِ تاریخ تصنیفِ مولد شریف

ریختۂ کلکِ عقیدت سلکِ مولوی محمد قاسم صاحب مغفور کاکوروی متخلص بہ قیصر

مصدرِ انوارِ رحمت مظہرِ فیض و کمال
مولوی حافظ علی انور شہِ والا مقام

گوہرِ دریای علم و رونقِ بازارِ دین
نوگلِ گلزارِ عرفان حضرتِ ذوالاحترام

خامۂ سحر نگارش طرفہ تالیفی نوشت
کاندہ ہر لفظِ آن مطبوعِ طبعِ خاص و عام

سالِ تاریخش بگفتہ قیصر از روی ادب
عالی و اعلیٰ بیانِ مولدِ خیر الانام

۱۳۰۵ھ

ایضاً

آن شاہ قلندر عالمِ دین کا مدِ اشک عالم نوالش
نامش انور بارِ رب عالم انور بادا بدرِ کمالش

کرد رقم این نسخۂ دلکش قالش ہمچو حالش باشد
قیصر در تالیفش گفتہ عجیب غریب بود و سالش

۱۳۰۵ھ

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبعِ گہربار نواب محمد تفضل حسن صاحب کاکوروی متخلص بہ شہید

مولدِ پاک جو حضرت علی انور نے کہا
چار میں نسخہ یہ کیا خوب دُرافشان نکلا

سنِ تالیف کو ہاتف نی کہا شہید آسے
کہدے بیساختہ اب مادہ دُخشان نکلا

۱۳۰۵ھ

قطعہ تاریخ طبع از مولوی محمد عصیم الدین صاحب کاکوروی متخلص بہ عصیم

نوشتہ قلندر چو میلادِ چارم — گلِ نو بہ بستانِ احمد شگفتہ
تر و تازہ از وی ریاضِ سخن شد — خس و خار از صحنِ دین پاک رفتہ
حروفش بقرطاس لاریب باشد — عروسے بہ ملبوسِ زرین نہفتہ
بفرقِ ہمہ حاسدان و حریفان — فلک سنگہای حوادث بکفتہ
چو تاریخِ تالیف جستم ز ملہم — ریاضِ حبیبِ عرب سال گفتہ

۱۳۰۵ھ

ایضاً

از فیضِ شہِ والا گوہر میلادِ چہارم خیرِ بشر — مطبوع شدہ رنگین کیسری سالِ رقم شد یاور
پس داد ندا از چرخ برین ہاتفِ لطف بہ تلقین — کرم بری بہارش سال بسبب تصنیفِ شاہِ علی انور

قطعہ تاریخ طبع از والا شان مولوی محمد عماد الدین خان صاحب کاکوروی متخلص صابر ۱۳۰۵ھ

خاص مقبولِ درونِ قدسیان — این کتابِ پاک میلادِ رسول
تازگی بخشِ روانِ عاشقان — باعثِ آرام دلہائے ملول
مرحبا از فیضِ علمِ مرشدم — نورِ رحمت گرد بر عالم نزول
سالِ تالیف از سرِ دل خواستم — بر لب آمد ذکرِ میلادِ رسول

۱۳۰۵م

قطعہ تاریخ تالیف نتیجۂ طبع لطیف مولوی محمد شریف الدین صاحب کاکوروی متخلص بہ [illegible]

آمد از شاہِ علی انور عجیب	نسخۂ دلچسپ میں[illegible]
سالِ تالیف از شریفِ بی نوا	گفت ہاتف آمدہ زاد الغریب
	۱۳۰۵ھ

قطعات تاریخ طبع مولد شریف

قطعہ تاریخ طبع از نتیجۂ فکر رسای مولوی عصیم الدین صاحب کاکوروی متخلص بہ عصیم

مرحبا ای بدرِ اوجِ سروری	مرحبا ای جسم و جانِ حیدری
مرحبا ای معدنِ اسرارِ حق	مرحبا ای رشکِ مہرِ خاوری
مرحبا ای سید علوی نسب	مرحبا ای دُرجِ والا گوہری
مرحبا ہان ای قلندر مرحبا	مرحبا ای چشتی و ای قادری
از دبستان تو فیضی یافتند	سعدی و جامی نظامی انوری
تا کجا وصف و ثنای تو کنم	ہرچہ میگویم ازان بالاتری
گفتہ میلاد پیغمبر عجیب	کز سوادش نور عرفان بنگری
ہست تفسیر کلام اللہ یا	دفترِ راز و نیاز دلبری
سال طبعش چون عصیمِ بندہ جست	گفت ہاتف جلوۂ پیغمبری
	۱۳۰۸ھ

[قطعہ تار]یخ طبع از نتائج فکر مولوی محمد شریف الدین صاحب کاکوروی متخلص بہ شریف

[...]بلی زمن شاہِ علی انور — فقیہ و صوفی و پیرِ طریقت دین کی رہبر

چھپا مولود جو تھا آپ کا گنجینۂ عرفان — کہ ہی ہر سطر جسکی دولتِ کونین سی بہتر

ہر اک حرف اوسکا اعجازِ مسیحا برابر ہی — ہر اک نقطہ مہِ بیضا کی شمسی سی ہی روشن تر

سُنا کر مولدِ حضرت پلایا ساغرِ عرفان — جزاک اللہ فی الدارین اب ساقیِ کوثر

شریف آیا تصور دل میں سالِ طبع کا جسدم — تو خود القا ہوا قلبِ نبی سی مدحِ پیغمبر

۱۳۰۸ھ

قطعہ تاریخ از نتائجِ طبع منشی محمد امیر اللہ تسلیم شاگردِ مولوی محمد مصغر علیخان نسیم دہلوی

چھپ کر ہوا تیار جب یہ نسخہ ایمان فزا — تصنیفِ شاہ اولیا والا گہر عالی ہمم

حافظ علی انور جنہیں کہتے ہیں اربابِ یقین — مہرِ سپہرِ معرفت نورِ مہِ برجِ قدم

تسلیم ہمنے فکر سے لکھا یہ مصرع مہرِ سال — اچھا چھپا ہی حالِ میلادِ شفیعِ محترم

۱۳۰۸ھ

قطعۂ تاریخ طبع از صاحبِ مطبع وقاد قدر علیخان امیٹھوی متخلص بہ قدر

زہے فکرِ علی انور قلندر — مہِ برجِ حقیقت مہرِ ارشاد

سپہرِ اوجِ اسرارِ ہدایت — ضیا بخشِ دلِ ابدال و اوتاد

کمالِ شوق و جوشِ آرزو مین — لکھی پیدائش حضرت کی روداد

یہ نسخہ جب ہوا چھپکر مکمل
بِی تاریخ سال آئی سے مجھے یاد

لکھا قدرت یہی مصراعِ تاریخ
چھپا فخرِ عرب کا حالِ میلاد

۱۳۰۸ھ

تمت